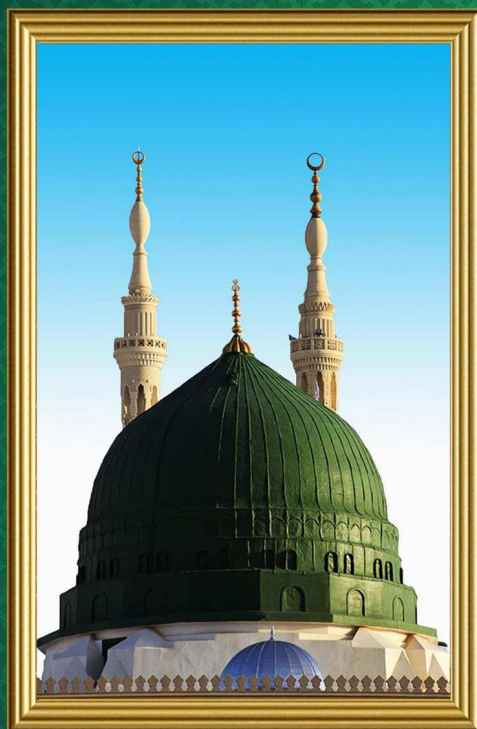


صَلُّوا عَلَيَّ وَآلِهِ



سَيِّدِ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ^(۱)

هُوَ الَّذِي يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۚ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝۳۱ (وہی وہ ذات ہے جو تم پر رحمت نازل کرتی ہے اور اُس کے فرشتے بھی تاکہ تمہیں تاریکیوں سے نکال کر نور کی منزل تک لے آئے اور وہ مومنوں پر بہت مہربان ہے)“

صلوٰۃ بھیجنے والے پر تمام مخلوق صلوٰۃ بھیجتی ہے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام گرامی لیا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت زیادہ صلوٰۃ بھیجا کرو کیونکہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ صلوٰۃ بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس پر ایک ہزار بار صلوٰۃ بھیجتا ہے۔ صف بستہ فرشتے اور خداوند متعال کی تمام مخلوقات اُس پر صلوٰۃ بھیجتی ہیں۔ اتنے اجر و ثواب کے باوجود اگر کوئی صلوٰۃ کو ترک کرے تو درحقیقت اُس جیسا نادان اور متکبر شخص کوئی اور نہ ہوگا اور ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی اہل بیت علیہم السلام میزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ ^(۲)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”جو شخص مجھ پر صلوٰۃ بھیجتا ہے اُس پر ملائکہ صلوٰۃ بھیجتے ہیں اور جس پر ملائکہ صلوٰۃ بھیجتے ہیں اُس پر اللہ رب العزت رحمت نازل فرماتا ہے اور زمین و آسمان میں کوئی ایسی چیز باقی نہیں رہ جاتی جو اُس پر صلوٰۃ نہ بھیجے۔“ ^(۳)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ



^(۱) سورۃ الاحزاب، آیت ۴۳

^(۲) اصول کافی، حدیث ۳۱۵۶، باب: الصلوٰۃ علی نبی محمد و اہل بیتہ (صلی اللہ علیہ وسلم)، مترجم: ج ۲ ص ۲۴۹ حدیث ۷

^(۳) علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۲۹۸ھ)، بحار الانوار۔ تاریخ ابن عساکر، البرہان۔ اصول کافی، ج ۲

فرشتے کی شفاعت

روایت ہے کہ ایک دن جبرائیل علیہ السلام حبیب خدا ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں آسمان سے زمین پر آ رہا تھا کہ ایک سوختہ پر فرشتے کو زمین پر آہ وزاری کرتے دیکھا، اس سے قبل اُس فرشتے کو آسمان پر ایسا مقام حاصل تھا کہ وہ نور کے ایک تخت پر بیٹھتا تھا اور ستر ہزار فرشتے اُس کی خدمت میں صف بستہ کھڑے رہتے تھے۔ میں نے اُس سے اس حالتِ زار کا سبب دریافت کیا تو کہنے لگا کہ شبِ معراج جب پیغمبر اکرم ﷺ تشریف لائے تو میں اپنے تخت پر بیٹھا ہوا تھا اور آپ ﷺ کی تعظیم و تکریم اُس طرح نہ کر سکا جیسا کہ کرنے کا حق تھا، لہذا میں اس سزا کا مستوجب ٹھہرا اور عرش سے فرش پر پھینک دیا گیا۔ پھر مجھ سے کہنے لگا اے جبرائیل! تو پروردگار کے حضور میری شفاعت کر تاکہ مجھے معافی مل سکے۔ میں نے بارگاہِ رب العزت میں فریاد کی تو ارشاد ہوا، ”اُسے کہہ دو کہ اگر بخشش چاہتے ہو تو میرے حبیب (ﷺ) پر درود بھیجو۔“ پس جب اُس نے درود بھیجا تو اپنی پہلی حالت پر لوٹا دیا گیا۔^(۱)

گنہگاروں کے لیے نوید

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جو اپنے گناہوں کو معاف کرانے کی قدرت نہیں رکھتا اُسے چاہیے کہ محمد و آل محمد (ﷺ) پر کثرت سے درود بھیجے کیونکہ درود گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔^(۲)

ابن بابویہ نے اس روایت کو حضرت امام رضا علیہ السلام سے یوں بھی نقل کیا ہے کہ جو شخص اپنے گناہوں کا کفارہ ادا نہ کر سکتا ہو اُسے چاہیے کہ محمد و آل محمد (ﷺ) پر زیادہ سے زیادہ صلوة بھیجے، اس لیے کہ ان حضرات پر صلوة بھیجنا گناہوں کے معاف ہونے کی ضمانت ہے۔^(۳)

(۱) انوار المواہب، ص ۳۰۔ معارج النبوۃ، ص ۳۱۷

(۲) العیون، ۱/۳۹۲۔ سفینۃ البحار، ج ۲، ص ۵۰

(۳) جامع الاخبار (مطبوعہ صفہان) فصل ۲۸ روایت ۹

حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کہے، ”یا رب“ پھر ۳۲ مرتبہ محمد وآل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر صلوٰۃ بھیجے تو بے شک اللہ تعالیٰ اُسکے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ امام علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اے فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا تھا؟ آپ نے جواب دیا، بے شک ایسا ہی فرمایا تھا۔^(۱)

مروی ہے کہ جناب سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص بھی یہ کہے:

”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ“

خداوند عالم اُسے بہتر (۷۲) شہیدائے راہِ حق کا ثواب عطا فرماتا ہے اور اُسے گناہوں سے اس طرح پاک کر دیتا ہے جیسے وہ بچہ جو بغیر خطا و نسیاں کے رحمِ مادر سے دُنیا میں آیا ہو۔^(۲)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص زندگی میں مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجتا ہے خالق کائنات اُس کی موت پر تمام مخلوقات کو اُس کے لیے مغفرت طلبی کا حکم صادر فرماتا ہے۔^(۳)

روایت ہے کہ ساقی عرش پر لکھا ہوا ہے کہ جو میرا مشتاق ہو میں اُس پر رحم کرتا ہوں، جو مجھ سے سوال کرے میں اُسے دیتا ہوں اور جو میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) پر دُرود پڑھ کر میرا قرب چاہے میں اُس کے گناہ بخش دیتا ہوں خواہ وہ سمندورں کی جھاگ کے برابر ہوں۔^(۴)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ دُرود بھیجے گا، اُس کے گناہوں کا ایک ذرہ بھی باقی نہیں رہے گا۔^(۵) یعنی اُس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

بقولے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”جو شخص مجھے یاد کرتا ہے اور مجھ پر صلوٰۃ بھیجتا

^(۱) سید ابن طاووس، جمال الاسبوع، ۱ ص ۲۲۱

^(۲) جامع الاخبار، فصل ۲۸ روایت ۱۳، ص ۶۸

^(۳) مولانا عبدالرحمن صفوری شافعی، نزہۃ المجالس، ج ۲ ص ۱۱۰

^(۴) محمد بن سلیمان الجزولی، دلائل الخیرات (مطبوعہ کانپور)، ص ۱۳

^(۵) شیخ الصدوق، جامع الاخبار، ص ۶۷ روایت ۱۵

ہے، اللہ اُس کے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے اگرچہ وہ ”عاج“ کی ریت کے برابر ہوں۔“^(۱)

عاج ایک ایسی جگہ کا نام ہے جہاں بقولے سب سے زیادہ ریت پائی جاتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ہر روز وشب صلوٰۃ

بھیجتا ہے میری شفاعت اُس پر واجب ہے خواہ وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہی کیوں نہ ہو۔^(۲)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ”بیشک اللہ ﷻ اُس بندے پر نظرِ رحمت فرماتا ہے جو مجھ پر

دُرود پڑھتا ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر کرے اُسے وہ کبھی عذاب نہیں دے گا۔“^(۳)

حضور پر نور ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے کہ مجھ پر دُرود پاک پڑھنے والے کو پُل

صراط پر عظیم الشان نور عطا ہوگا اور جس کو پُل صراط پر نور عطا ہوگا وہ اہلِ نار میں سے نہ ہوگا۔^(۴)

پیغمبرِ اعظم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر دُرود پاک پڑھے گا، قیامت

کے روز میں اُس کی شفاعت کروں گا۔^(۵)

رسولِ معظم ﷺ نے فرمایا کہ جبرائیل (علیہ السلام) نے مجھے خبر دی ہے کہ دُرود بھیجنے

والے کے لیے ستر ہزار فرشتے مغفرت طلب کرتے ہیں اور جس کے لیے ملائکہ طالبِ مغفرت

ہوں اُس کا مقام وٹھکانا جنت ہی ہے۔ آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ تمھاری بھیجی ہوئی

صلوٰۃ تمھاری خطاؤں کا کفارہ بنے گی۔^(۶)

^(۱) شیخ الصدوقؒ، جامع الاخبار، ص ۶۸

^(۲) شیخ الصدوقؒ، جامع الاخبار، ص ۶۷ فصل ۲۸ روایت ۵، امالی الطوسی، ص ۲۷۰

^(۳) ابوالحسن علی بن عیسیٰ بن ابی الفتح اربلی (متوفی ۶۹۴ ہجری)، کشف الغمہ، ج ۱ ص ۲۶۹

^(۴) محمد بن سلیمان الجزولی، دلائل الخیرات (مطبوعہ کانپور)، ص ۹

مولانا الیاس قادری، فیضانِ سنت، باب فیضانِ دُرود و سلام (مکتبۃ المدینہ، کراچی)، ص ۱۵۵

^(۵) محمد بن سلیمان الجزولی، دلائل الخیرات (مطبوعہ کانپور)، ص ۹

مولانا الیاس قادری، فیضانِ سنت، باب فیضانِ دُرود و سلام (مکتبۃ المدینہ، کراچی)، ص ۱۵۵

^(۶) حبیب البشر خیری، کتاب: ۱: اللهم صل علی محمد وعلی آل و صحبہ وبارک وسلم، ص ۸۹

رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک دن میرے پاس جبرائیل (علیہ السلام) آئے اور کہا کہ یا محمد (ﷺ)! کیا آپ (ﷺ) کو ایسی خوشخبری دوں جو اس سے پہلے کسی نبی و رسول کو نہیں دی گئی؟ اور وہ خوشخبری یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ آپ (ﷺ) کا جو امتی آپ (ﷺ) پر تین مرتبہ صلوٰۃ بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اُس کو بخش دے گا، اگر وہ کھڑا ہے تو اُس کے بیٹھنے سے پہلے اور اگر بیٹھا ہے تو اُس کے کھڑے ہونے سے پہلے۔ پس وہ ذکرِ صلوٰۃ میں ایسے ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدے کی حالت میں ہو۔^(۱)

امیر المومنین جناب علی ابن ابی طالب علیہ السلام فرماتے ہیں کہ محمد (ﷺ) پر صلوٰۃ پڑھنا ایسے ہی ہے جیسے آگ کے لیے پانی (یعنی دُرُود گناہوں کو ایسے مٹاتا ہے جیسے آگ کو پانی) اور آپ ﷺ پر سلام بھیجنا دس غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ ثواب رکھتا ہے اور آپ ﷺ کی محبت دلوں کو خوش کرنے یا اللہ کی راہ میں تلوار چلانے سے افضل ہے۔^(۲)

لازم عمل

ابن شیخ زین الدین کہتے ہیں کہ میں نے امام زین العابدین علیہ السلام کو خواب میں دیکھا تو آپ علیہ السلام سے شکایت کی کہ نہ تو روزِ آخرت کے لیے ذخیرہ اعمال اکٹھا ہوتا ہے اور نہ تو بہ اور نیک عمل کرنے کی توفیق ہی ہوتی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم پر لازم ہے کہ محمد و آل محمد (ﷺ) پر کثرت سے صلوٰۃ بھیجا کرو، ہم بھی بہت زیادہ صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔^(۳)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ



^(۱) جامع الحدیث ۴۰/۱۵ ح ۴۰، نزہۃ المجالس: ۱/۱۸۱ عن البیہقی مثله

^(۲) الشواب، ص ۱۸۳ ج ۱۔ جامع الاخبار، ص ۱۸

^(۳) دار لسلام، ج ۲ ص ۱۳۳

ایک بہترین عمل

روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے خواب میں اپنے چچا حضرت حمزہ بن مطلب رضی اللہ عنہ اور اپنے بھائی حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو (جنت میں) پھل کھاتے ہوئے دیکھا۔ آنحضرت ﷺ نے اُن سے پوچھا کہ آپ نے (یہاں دُنیا کا) کون سا عمل بہترین اور افضل ترین پایا؟ اُنھوں نے جواب دیا، ”ہمارے ماں باپ آپ (ﷺ) پر قربان جائیں، آپ (ﷺ) پر درود بھیجنا، پانی پلانا اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے محبت کرنا سب اعمال سے افضل پائے ہیں۔“^(۱)

تمام حاجات کے لیے ایک ہی وظیفہ

آیت اللہ محمد تقی اصفہانیؒ تحریر کرتے ہیں کہ میں نجف اشرف میں ریاضت میں مشغول تھا کہ اس دوران میں مجھ پر کئی اسرار منکشف ہوئے۔ ایک شب بدھ میں مسجد سہلہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ سحر کے قریب ایک غیبی شخص سے ملاقات ہوئی۔ میں نے اُس سے بہت سے سوالات کیے جن کے جواب وہ حضرت حجت عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف علیہ السلام سے نقل کر رہا تھا۔ میں اُن جوابات کو باقاعدہ لکھ رہا تھا تا کہ بھول نہ جاؤں۔ میرا ایک سوال یہ تھا کہ مجھے کوئی ایسا مناسب ذکر بتائیں جو میری تمام ضروریات میں میرے کام آسکے۔ اُس نے جواب دیا کہ بارگاہِ الہی میں درود سے زیادہ مناسب ذکر کوئی اور نہیں۔^(۲)

^(۱) مستدرک الوسائل، ج ۵ ص ۳۳۱۔ مدینۃ المعاجز۔ منازل الآخرة، ص ۷۳

علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحار الانوار، ج ۹ ص ۷۰۔ بحوالہ دعوات رواندی

^(۲) الحاج عباس علی حسینی، فوائد الصلوٰۃ، ص ۴۹

بروایتے کسی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں آپ ﷺ کی ذات بابرکات پر درود پاک ہی کو اپنا وظیفہ بنالوں تو میرے لیے کیسا رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تُو ایسا کرے تو اللہ تعالیٰ دُنیا اور آخرت کے تیرے تمام معاملات کی کفالت کرے گا۔^(۱)

قبر میں پہلا سوال

حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ قبر میں سب سے پہلے میری بابت پوچھ گچھ ہوگی۔^(۲)

پل صراط کے لیے نور

حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر بکثرت صلوٰۃ پڑھو کیونکہ صلوٰۃ سے قبر میں، پل صراط پر اور جنت میں نور حاصل ہوگا۔^(۳) بقولے، فرمایا کہ مجھ پر اور میری آل (ﷺ) پر درود پڑھنا پل صراط کے لیے نور ہے۔^(۴) رسالت مآب ﷺ فرماتے ہیں کہ صلوٰۃ پل صراط کے لیے نور ہے، صلوٰۃ پڑھنے والے کو جہنم کی آگ چھو نہیں سکے گی۔^(۵) رسول اکرم ﷺ نے فرمایا، ”مجھ پر درود پاک پڑھنا قیامت کے دن پل صراط کے اندھیرے میں تمہارے لیے نور ہوگا اور جو شخص یہ چاہے کہ قیامت کے دن اُسے اجر کا پیمانہ بھر بھر کر دیا جائے تو اُسے چاہیے کہ وہ مجھ پر درود

^(۱) محمد بن عبد الرحمن سخاوی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع، ص ۱۱۹

^(۲) حبیب البشر خیری، کتاب: اللہ صل علی محمد وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم، ص ۸۹

^(۳) الوسائل، ۴/۵۳۱۔ نایۃ المرام، ۲۶۴/۸۔ دعوت الراوندی، ص ۲۱۶ ح ۱۵۸۱

^(۴) محمد بن عبد الرحمن سخاوی، (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع، ص ۱۵۸

محمد بن سلیمان الجزولی، دلائل الخیرات (مطبوعہ کانپور)، ص ۹

آیت اللہ سید محمد حسین حسینی طہرانی، لب الباب

^(۵) اربعین، مخطوط، ص ۱۵۹۔ جامع الاخبار (مطبوعہ اصفہان ۱۳۶۵ ق) فصل ۲۸ ص ۶۸ روایت ۲۲

پاک کی کثرت کرے۔“^(۱) حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے ایک اُمتی کو خواب میں پُل صراط پر سے گزرتے دیکھا۔ وہ کبھی چلتا، کبھی گرتا اور کبھی لڑھک جاتا۔ ایسے میں مجھ پر بھیجے گئے دُرود نے مجھ کو اُس کا ہاتھ پکڑا اور اُسے پُل صراط عبور کروادی۔^(۲)

مشکل کشائی

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص پریشانی، رنج اور مرض میں مبتلا ہو وہ مجھ پر زیادہ سے زیادہ دُرود بھیجے کیونکہ کثرتِ دُرود پریشانیوں، کلفتوں اور مصیبتوں کو دُور کر دیتی ہے۔^(۳)

حضرت امام حسین علیہ السلام، حضرت علی علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ جب تمہیں کسی کام میں پھنس جانے اور مشکل میں گرفتار ہو جانے کا اندیشہ ہو تو محمد و آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر صلوة بھیجو اور ان کا واسطہ (وسیلہ) طلب کرو تا کہ تمہاری مشکلات دور ہو جائیں۔^(۴)

حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر دُرود پڑھا کرو کہ یہ تمہارے لیے زکوٰۃ (صدقہ) ہے۔^(۵) یعنی جس طرح صدقہ ہر مصیبت کو مٹاتا ہے اسی طرح دُرود بھی ہر مصیبت سے نجات دیتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ



^(۱) علامہ یوسف بن اسماعیل، سعادة الدارين، ص ۶۸

^(۲) محمد بن عبد الرحمن سخاوی، (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع، ص ۱۲۴

یوسف بن اسماعیل، سعادة الدارين، ص ۶۶۔ لمعات الانوار، ص ۳۰

^(۳) حبیب البشر خیری، کتاب: اللصم صل علی محمد علی آلہ وصحبہ وبارک وسلم، ص ۸۹

محمد بن سلیمان الجزولی، دلائل الخیرات کانپوری، ص ۱۴۔ نزہۃ الناظرین، ص ۳۱

^(۴) الصادی ۳۲ ص ۳۶۔ لانا لافہام ص ۱۸، فرائد المسطین

^(۵) محمد بن عبد الرحمن سخاوی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع، ص ۴۳۱

مساجد کے اوتاد

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کچھ لوگ مساجد کے اوتاد (ایک خاص مقام و مرتبے کے حامل درود پڑھنے والے اولیائے کرام) ہوتے ہیں۔ ملائکہ اُن کے ساتھ بیٹھتے ہیں، وہ کہیں چلے جائیں تو اُن کو تلاش کرتے ہیں اور اگر بیمار پڑ جائیں تو اُن کی بیمار پرسی کرتے ہیں۔ فرشتے جب اُنھیں دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں، ”مرحبا!“ اگر وہ کوئی حاجت طلب کریں تو اُن کی مدد اور اعانت کرتے ہیں اور جب وہ بیٹھتے ہیں تو اُن کے قدموں سے لے کر آسمان تک اُنھیں گھیر لیتے ہیں۔ اُن فرشتوں کے ہاتھوں میں چاندی کے ورق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں جن سے وہ اُن درود پڑھنے والوں کا درود لکھتے ہیں۔ تب وہ فرشتے کہتے ہیں تم ذکر اور درود کی کثرت کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کی کثرت کرے اور تمھیں زیادہ انعام و اکرام سے نوازے۔ جب وہ ذکر کرتے ہیں تو اُن کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اُن کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں، خوبصورت آنکھوں والی حوریں اُن پر جھانکتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا و رحمت خاص اُن کی طرف متوجہ ہوتی ہے جب تک کہ وہ دُنیا کے دیگر معاملات میں مشغول نہ ہو جائیں یا اُٹھ کر چلے نہ جائیں اور جب وہ چلے جاتے ہیں تو اُن کی زیارت کرنے والے فرشتے بھی اُٹھ جاتے ہیں اور ذکر کے دیگر حلقے تلاش کرنے لگتے ہیں۔^①

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ



① محمد بن عبد الرحمن سخاوی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع، ص ۱۱۶

سیدۃ النساء العالمین حضرت فاطمہ الزہراء علیہا السلام کے چار اعمال

صدیقہ طاہرہ معصومہ مظلومہ اُمّ لائمہ سیدۃ النساء العالمین حضرت فاطمہ الزہراء علیہا السلام کا ارشاد پاک ہے کہ ایک دن میں سونے جا رہی تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اے فاطمہ (علیہا السلام)! یہ چار اعمال بجالانے کے بعد سو یا کیجیے:

(۱) قرآن ختم کر کے۔ (۲) انبیا (علیہم السلام) کو اپنا شفیع بنا کر۔ (۳) مومنوں کو راضی کر کے۔ اور (۴) حج و عمرہ کر کے۔

میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اعمال بجالانے کا حکم دیا ہے وہ (اتنے قلیل وقت میں) کیسے ممکن ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور کہا کہ تین مرتبہ سورۃ اخلاص کی تلاوت ایک ختم قرآن کے برابر ہے، جب مجھ پر اور گزشتہ انبیا (علیہم السلام) پر صلوة بھیجی تو وہ تمہاری شفاعت کریں گے اور جب تمام مومنین کے لیے استغفار کرو گی تو وہ سب تم سے راضی ہوں گے اور ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“ کہنا حج و عمرہ کے برابر ہے۔^(۱)

قربت الہی کا ذریعہ

امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر ذکر الہی کی لگن اور خیال نہ ہوتا تو میں صرف صلوة رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو قربت الہی کا ذریعہ بناتا کیونکہ فرمان الہی کے مطابق درود رسول صلی اللہ علیہ وسلم غصب الہی سے امن دلانے کا ذریعہ ہے۔^(۲)

^(۱) خواجہ عابد رضا محسنی، درود و سلام کی برکتیں، ص ۶۰ بحوالہ: منتہی الامال، فصل دوم، فضائل زہراء

^(۲) حبیب البشر خیری، کتاب: اللہ صلی علی محمد و علی آلہ وصحبہ وبارک وسلم، ص ۹۱

نسیان سے نجات

حضرت امام حسن عسکری عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا کہ انسان کا دل ایک ایسے پیالے کی طرح ہے جس کے اوپر ایک طبق رکھا ہوا ہے۔ جب انسان محمد و آل محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر درود بھیجتا ہے تو وہ طبق ہٹا دیا جاتا ہے جس سے آدمی کا دل منور ہو جاتا ہے۔ اگر صلوٰۃ نہ پڑھی جائے یا ناقص صلوٰۃ پڑھی جائے تو وہ طبق مضبوط اور دل تاریک ہو جاتا ہے جس کے نتیجے میں فراموشی (نسیان) لاحق ہوتی ہے۔^(۱)

رسول پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے کہ جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ تو مجھ پر درود پڑھو، ان شاء اللہ (بھولی ہوئی چیز) یاد آ جائے گی۔^(۲) ایک روایت یوں ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص بات بھول جائے تو مجھ پر درود بھیجے تاکہ اُسے اُس کی بھولی ہوئی بات یاد آ جائے۔^(۳)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ، ”جسے بھولنے کا اندیشہ ہو وہ کثرت سے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود بھیجے۔“^(۴)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ



(۱) تفسیر البصائر، ج ۳۲ ص ۳۲۳۔ ابن بابویہ، علل شرايع، ج ۱ ص ۹۱

علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحار الانوار، ج ۹۴ ص ۵۱۔ عیون، ج ۱ ص ۶۶

(۲) علامہ یوسف بن اسماعیل، سعادة الدارين، ص ۵۷۔ شرح وفضائل صلوٰۃ، ص ۸۸

ابن قیم (متوفی ۵۱۴ق)، جلاء الافہام، ص ۲۵۵

عبد الرحمن سخاوی، القول البدیع (اردو)، ص ۴۲۹

(۳) علامہ حبیب البشر خیری، کتاب: اللہم صل علی محمد و علی آلہ و صحبہ و بارک و سلم، ص ۹۰

جلاء الافہام، ص ۲۵۵۔ عبد الرحمن سخاوی، القول البدیع (اردو)، ص ۴۲۹

(۴) عبد الرحمن سخاوی، القول البدیع (اردو)، ص ۴۲۹

تشنگستی و پریشانی سے نجات

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی پریشانی میں مبتلا ہو تو وہ مجھ پر درود کی کثرت کرے کیونکہ درود پاک پریشانیوں اور مصیبتوں کو دور کرتا ہے، حاجتیں بر لانے اور رزق کی فراوانی کا ذریعہ ہے۔^(۱) بقولے، فرمایا کہ ذکر الہی کی کثرت کرنا اور مجھ پر درود پاک پڑھنا تشنگستی کو دور کرتا ہے۔^(۲)

بروایتے، ایک شخص نے بارگاہِ نبی کریم ﷺ میں تشنگستی و بدحالی کی شکایت کی تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا، ”جب تُو اپنے گھر میں داخل ہو تو ”اَلْسَّلَامُ عَلَیْکُمْ“ کہہ چاہے کوئی گھر پر ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر یوں سلام عرض کر ”اَلْسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ“ اور ایک مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ۔“ اُس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُس پر رزق کا دروازہ کھول دیا حتیٰ کہ اُس کے ہمسایوں اور رشتہ داروں کو بھی اُس رزق سے حصہ پہنچا۔^(۳)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر روزانہ پانچ سو بار درود پڑھے گا وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔ ایک نیک شخص نے یہ حدیث مبارکہ سنی تو نہایت محبت و شوق سے روزانہ پانچ سو بار درود شریف پڑھنا شروع کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد اللہ ﷻ نے اُسے غنی کر دیا اور ایسی جگہ سے رزق عطا فرمایا جہاں سے اُسے گمان تک نہیں تھا۔^(۴)

^(۱) محمد بن سلیمان الجوزی، دلائل الخیرات (مطبوعہ کانپور)، ص ۱۳۔ نزہۃ الناظرین، ص ۳۱

^(۲) محمد بن عبد الرحمن سخاوی، (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع، ص ۱۲۹

علامہ یوسف بن سلیمان، سعادة الدارين، ص ۱۴

^(۳) محمد بن عبد الرحمن سخاوی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع، ص ۱۲۹

علامہ یوسف بن سلیمان، سعادة الدارين، ص ۱۳

جلاء الافہام فی الصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام، ص ۲۵۵

^(۴) محمد بن عبد الرحمن سخاوی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع، ص ۱۲۹

علامہ یوسف بن سلیمان، سعادة الدارين، ص ۱۴

نفاق سے حفاظت

مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو مجھ پر ایک بار دُرود پڑھتا ہے اللہ ﷻ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار دُرود بھیجتا ہے اللہ ﷻ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار دُرود بھیجتا ہے اللہ ﷻ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بری ہے اور قیامت کے دن اس کو شہیدوں کے ساتھ رکھا جائے گا۔^(۱) محمد بن عبد الرحمن سخاوی نے ”القول البدیع“ میں یہ روایت حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام سے نقل کی ہے۔^(۲)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ”دُرود کو بلند آواز سے پڑھا کرو اس سے نفاق دُور ہوتا ہے۔“^(۳)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ”دُرود دل کو نفاق سے یوں پاک کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔“^(۴)

دلوں کی پاکیزگی

ایک روایت یوں ہے کہ رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا گیا کہ جو شخص مجھ پر دُرود پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کے دل کو یوں پاک کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔^(۵)

^(۱) شمس الدین محمد بن عبد الرحمن سخاوی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع، ص ۱۰۳

الترغیب والترہیب، ج ۲ ص ۴۹۵۔ مولانا الیاس قادری، فیضانِ سنت، باب فیضانِ دُرود و سلام، ص ۲۱۲

^(۲) مفتی محمد امین، آب کوثر بحوالہ: محمد بن عبد الرحمن سخاوی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع، ص ۱۳۳

^(۳) ثواب الاعمال (مطبوعہ حیدری ۱۳۹۱ ق) ص ۱۹۰۔ اصول کافی، ج ۲ ص ۴۹۳ ح ۱۳

^(۴) ابوالحسن علی بن عیسیٰ بن ابی الفتح اربلی (متوفی ۶۹۴ ہجری)، کشف الغمہ، ج ۱ ص ۷۱

^(۵) محمد بن عبد الرحمن سخاوی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع، ص ۱۳۳

طہارتِ اعمال

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا تمہاری دُعاؤں کا محافظ ہے اور تمہارے لیے پروردگار کی رضا کا باعث ہے اور تمہارے اعمال کی طہارت ہے۔^(۱)

سرورِ انبیاء ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر درود بھیجو کیونکہ اس میں تمہاری طہارت و پاکیزگی کا وسیلہ مضمّن ہے۔ اور فرمایا کہ ہر چیز کے لیے طہارت اور غسل ہے اور ایمان والوں کے دلوں کے زنگ کی طہارت مجھ پر درود کا پڑھنا ہے۔^(۲)

اعمالِ بد سے نجات

روایت ہے کہ ایک صالح شخص نے خواب میں ایک خوفناک اور قبیح صورت دیکھی تو گھبرا کر پوچھا کہ تُو کون ہے؟ اُس قبیح صورت نے جواب دیا کہ میں تیرے (بد) اعمال ہوں۔ صالح شخص نے پوچھا کہ تجھ سے نجات کیسے ممکن ہے؟ اُس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود پاک کی کثرت سے۔^(۳) یعنی درود پاک کی کثرت اعمالِ بد سے نجات دیتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ



^(۱) علامہ یوسف بن اسماعیل، سعادة الدارين، ص ۶۸

علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحار الانوار، ج ۹۳ ص ۵۴ روایت ۲۲ بحوالہ: امالی شیخ طوسی، ج ۱ ص ۲۱۹

^(۲) محمد بن عبد الرحمن بن عثامی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع، ص ۱۳۵

^(۳) یوسف بن اسماعیل، سعادة الدارين، ص ۱۲۰

غیبت سے پناہ

حضرت الیاس علیہ السلام نے فرمایا کہ جس محفل میں یہ پڑھا جائے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ ۝

(شروع اللہ کے نام سے اور دُرود ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی آل علیہم پر)

اُس محفل پر اللہ رب العزت ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے جو لوگوں کو غیبت کے عمل سے باز رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی محفل سے اُٹھتے وقت مذکورہ دُرود پڑھے تو خداوند تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو اُس محفل کے لوگوں کو اُس شخص کی غیبت سے روکتا ہے۔^(۱)

حضرت خضر علیہ السلام نے بھی فرمایا کہ جب کوئی کسی محفل سے نکلے وقت یہ کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ ۝

(شروع اللہ کے نام سے اور دُرود ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی آل علیہم پر)

تو حق تعالیٰ ایک فرشتے کو موکل کرتا ہے تاکہ اُس محفل میں شریک کوئی شخص اُس کی غیبت نہ کر سکے۔^(۲)

جنت کا خاص میوہ دار درخت

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک خاص درخت اُگایا ہے جس کی ٹہنیاں تازہ موتیوں کی، شاخوں کے سرے زیرِ خالص کے اور پتیاں زبرجد کی ہیں۔ اس کا پھل سیب سے بڑا اور انار سے چھوٹا ہے اور مکھن سے زیادہ نرم، شہد سے زیادہ شیریں اور مُشک سے بڑھ کر خوشبودار ہے۔ یہ پھل محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے دُرود بھیجنے والوں کے سوا کسی اور کو نصیب نہ ہوگا۔^(۳) (میرے نزدیک وہ خاص درخت شجرہ طوبیٰ ہو سکتا ہے کیونکہ شجرہ طوبیٰ کی ایسی ہی نشانیاں کتابوں میں ملتی ہیں۔ مؤلف۔) واللہ اعلم۔

^(۱) احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ق)، شرح وفضائل صلوٰۃ، ص ۸۵۔ فضیلتِ دُرود، ص ۹۲

^(۲) احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ق)، شرح وفضائل صلوٰۃ، ص ۸۵

^(۳) علامہ حبیب البشر خیری، کتاب: اللہ صلی علی محمد وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم، ص ۷۵

شجرہ طوبیٰ

شجرہ طوبیٰ کا ذکر قرآن حکیم میں یوں آیا ہے:

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ طُوبٰی لَہُمْ وَحَسُنَ مَاۤیِٔ ^①

(وہ لوگ جو ایمان لائیں اور عمل صالح کریں تو اُن کے لیے طوبیٰ ہے اور اچھا انجام)

طوبیٰ کے متعدد معانی بیان کیے گئے ہیں اور سب کا مآل یہ ہے کہ یہ مومنین و صالحین کے لیے جنت کا ایک انعام ہے۔

علامہ حسین بخش جاڑا، ”تفسیر انوار النجف فی اسرار المصحف“ میں لکھتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب دو مومن آپس میں مصافحہ کرتے ہیں تو اُن کے گناہ درخت کے پتوں کی طرح جھڑتے ہیں، جب وہ ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں تو فرشتے اُن کو خیر کی دُعا دیتے ہیں اور جب وہ ایک دوسرے سے گلے ملتے ہیں تو اُن کو منادی ندا دیتا ہے کہ تمہارے لیے طوبیٰ ہے اور جب وہ ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں تو دو فرشتے انہیں بشارت دیتے ہیں کہ اے اللہ کے دوستو! تمہارے لیے جنت ہے۔ ^②

بروایت کافی، امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ دین والوں کی کئی علامتیں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں اور وہ علامتیں ہیں، سچ بولنا، امانت کا ادا کرنا، عہد کو وفا کرنا، صلہ رحمی کرنا، کمزوروں پر رحم کرنا، عورتوں کی بات کم ماننا، لوگوں سے اچھا برتاؤ کرنا، خوش خلقی سے پیش آنا، حلم و حوصلہ سے کام لینا، علم کا اتباع کرنا اور ہر وہ کام کرنا جو اللہ کے قرب کا باعث ہو (جیسے محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة بھیجنا۔ مؤلف) پس اُن دیندار لوگوں کے لیے طوبیٰ ہوگا۔

^① سورۃ الرعد، آیت ۲۹

^② علامہ حسین بخش جاڑا، تفسیر انوار النجف فی اسرار المصحف، ج ۸ ص ۱۳۳

”تفسیر انوار النجف فی اسرار المصحف“ میں علامہ حسین بخش لکھتے ہیں کہ طوبیٰ جنت کا ایک درخت ہے اور اس کی اصل (جڑ) نبی کریم ﷺ کے گھر میں ہے، ہر مومن کے گھر میں اُس کی شاخ ہے اور مومن جس چیز کی خواہش کرے گا وہ اُس شاخ پر پیدا ہو جائے گی۔ طوبیٰ کا حجم اتنا ہے کہ اگر تیز رفتار سوار اُس کے سائے میں ایک سو سال تک دوڑے تو بھی اُسے پار نہ کر سکے اور اگر کوئی بلند پرواز طائر اُس کے نیچے سے اُوپر کی طرف پرواز کرے تو اُس کی بلندی تک عمر بھر نہ پہنچ سکے۔

روایاتِ اہل بیت علیہم السلام میں ہے کہ طوبیٰ جنت کا ایک درخت ہے جس کی اصل امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے گھر میں ہے۔ مروی ہے کہ حضور ﷺ سے طوبیٰ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی اصل میرے گھر میں اور شاخیں جنتیوں کے گھروں میں ہوں گی۔ پھر جب دوبارہ سوال کیا گیا تو فرمایا کہ اس کی اصل علی (علیہ السلام) کے گھر میں اور شاخیں مومنوں کے گھروں میں ہوں گی۔ کسی نے دریافت کیا کہ حضور ﷺ! یہ (تضادِ بیان) کیوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تعجب نہ کرو کیونکہ جنت میں میرا اور علی (علیہ السلام) کا گھر ایک ہی جگہ ہوگا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ طوبیٰ اُس شخص کے لیے ہے جس نے ہمارے غائب (امام مہدی علیہ السلام) کے زمانہ میں ہماری ولاء سے تمسُّک پکڑا اور اُس پر ثبات قدم رہا۔ ایک روایت میں ہے کہ جو شخص تین مومنوں کو کھانا کھلائے گا خداوند کریم اُس کو تین جنتوں سے کھانا کھلائے گا، ایک فردوس سے، دوسرے جنتِ عدن سے اور تیسرے طوبیٰ سے۔ یہ بھی مروی ہے کہ اس درخت کا پھل جہاں سے توڑا جائے گا اُس کی جگہ فوراً دوسرا پھل اُگ آئے گا اور وہ جگہ خالی نہ رہے گی۔^①



① علامہ حسین بخش جازا، تفسیر انوار النجف فی اسرار المصحف، ج ۸ ص ۱۳۳

ملنے اور مصافحہ کرتے وقت دُرود پڑھنا

رَسُولُ اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب دو دوست آپس میں ملنے اور مصافحہ کرتے ہیں اور دُرود پاک پڑھتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے اُن دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔^(۱)

اُبر رحمت

حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ”جو شخص مجھ پر ایک بار دُرود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کی سانس سے ایک سفید بادل پیدا فرماتا ہے اور پھر اُسے برسنے کا حکم دیتا ہے۔ جب وہ برستا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ زمین پر برسنے والے ہر قطرے سے سونا پیدا فرماتا ہے، پہاڑ پر گرنے والے ہر قطرے سے چاندی پیدا فرماتا ہے اور کافر پر گرنے والے ہر قطرے کی برکت سے اُس کو ایمان کی دولت عطا فرماتا ہے۔“^(۲)

نبی اکرم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ جس نے مجھ پر دُرود پاک پڑھا، بیشک اُس نے اپنی ذات پر رحمت کے ستر دروازے کھول لیے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں اُس کی محبت ڈال دیتا ہے لہذا اُس کے ساتھ وہی شخص بغض رکھے گا جس کے دل میں نفاق ہوگا۔^(۳)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ



^(۱) مولانا الیاس قادری، فیضانِ سنت، باب فیضانِ دُرود و سلام، ص ۲۱۴۔ نزہۃ الناظرین، ص ۳۱

یوسف بن اسماعیل، سعادة الدارين، ص ۷۷۔ الزواجر، ص ۱۱۷۔ الترغیب والترہیب، ص ۵۰۴

^(۲) مولانا الیاس قادری، فیضانِ سنت، باب فیضانِ دُرود و سلام، ص ۱۵۲ بحوالہ مکاشفۃ القلوب

^(۳) ابوالحسن علی بن عیسیٰ بن ابی الفتح اربلی (متوفی ۶۹۴ ہجری)، کشف الغمہ، ج ۱ ص ۲۷۱

حاجت رومی اور خیر و برکت

رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ جو مجھ پر صلوٰۃ کو اپنی عبادت قرار دیتا ہے اللہ ﷻ اُس کی دُنیا اور آخرت کی حاجات کو پورا فرماتا ہے۔^(۱)

نبی گرامی ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کے لیے مجھ پر درود پاک پڑھنے میں بہترین درجے مخصوص کر رکھے ہیں۔ اور فرمایا کہ جس نے قرآن مجید پڑھا، اپنے رب کریم کی حمد کی اور مجھ پر درود پاک بھیجا تو اُس نے خیر کو اُس کے مقام سے ڈھونڈ لیا۔^(۲)

صلوٰۃ اور شیر خوار بچوں کا گریہ

جناب رحمتِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ جب تمہارے بچے گریہ کریں تو انہیں مت مارو کیونکہ چار ماہ تک اُن کا گریہ ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ“ کا ذکر ہوتا ہے، اِس کے بعد چار ماہ تک ”محمد و آل محمد (ﷺ) پر صلوٰۃ اور اگلے چار ماہ تک ماں باپ کے حق میں دُعا ہوتی ہے۔“^(۳)

ابلیس کی تھکن

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے میری اُمت کے لوگو! تم مصیبت کے وقت خدا کو میرا اور میری آل (ﷺ) کا واسطہ دے کر سوال کیا کرو تا کہ خدا تمہاری نصرت کرے اور تم مشکلات پر غالب آ جاؤ۔ یاد رکھو! تم میں سے ہر ایک کے دائیں طرف ایک فرشتہ ہے جو نیکیوں کو

^(۱) ابن قیم (متوفی ۷۵۱ ق)، جلاء الافہام، ص ۴۶

^(۲) محمد بن عبد الرحمن سخاوی، (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع، (ضیاء القرآن پبلیکیشنز) ص ۹۹

^(۳) سید حسن رضوی قمی، درود محمدی ﷺ، ص ۲۳۲۔ علامہ حبیب البشر خیری،

مکتب: اللہ صل علی محمد و علی آلہ وصحبہ و بارک وسلم، (ناشر: سیرت فاؤنڈیشن، لاہور) ص ۸۴

درج کرتا ہے اور تمھارے بائیں طرف دوسرا فرشتہ ہے جو گناہوں کا اندراج کرتا ہے۔ ابلیس کی جانب سے بھی دوشیطان آدمی کو گمراہ کرنے پر مامور ہوتے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی دل میں وسوسہ محسوس کرے تو خدا کو یاد کرے اور کہے:

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

وَصَلِّ اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِہِ الطَّاهِرِیْنَ ۝

پس جب کوئی یہ کہتا ہے تو دونوں شیطان غائب ہو جاتے ہیں اور ابلیس سے شکایت کرتے ہیں کہ اس شخص نے ہمیں بہت تھکا دیا۔^(۱)

ابلیس کی ذلت و خواری

روایت ہے کہ ایک دن شفیع معظم رسول اکرم ﷺ کہیں تشریف لے جا رہے تھے کہ راستے میں ابلیس کو نہایت کمزوری اور لا چاری کی حالت میں دیکھا۔ آپ ﷺ نے (اُس کی لا چاری دیکھ کر) اُس سے پوچھا کہ وہ ایسی صورت حال سے کیوں دوچار تھا؟ وہ کہنے لگا کہ آپ (ﷺ) کی اُمت کی ان چھ عادات نے مجھے ذلیل و خوار کر دیا ہے:

(۱) جب آپس میں ملتے ہیں تو سلام کرتے ہیں۔

(۲) مصافحہ کرتے ہیں۔

(۳) جب کوئی کام کرنا ہو تو ان شاء اللہ کہتے ہیں۔

(۴) استغفار کرتے ہیں۔ (یعنی اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔)

(۵) جیسے ہی آپ (ﷺ) کا اسم گرامی سنتے ہیں تو دُرود بھیجتے ہیں اور

(۶) ہر کام کے شروع میں ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ پڑھتے ہیں۔^(۲)

^(۱) علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۲۹۸ء)، بحار الانوار، ج ۹۴ ص ۱۰

علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۲۹۸ء)، حیات القلوب، ج ۱

^(۲) خواجہ عابد رضا محسنی، دُرود و سلام کی برکتیں، ص ۸۸ بحوالہ: آیت اللہ دست غیب

حرم شریف میں اعانت

دُرود پاک کی کثرت کرنے والے ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ گیا ہوا تھا۔ وہاں ایک وقت مجھ پر ایسا آیا کہ میرے پاس رقم ختم ہو گئی اور میں سخت پریشانی میں مبتلا ہو گیا۔ اسی کیفیت میں تین دن گزر گئے اور کوئی سیل میسر نہ آ سکی۔ ایک روز میں نے حرم میں بیٹھ کر دُرود شریف کا ورد شروع کر دیا۔ اسی اثنا میں مجھے اُنگھ آ گئی۔ بیدار ہوا تو اپنے پاس ایک اعرابی کو بیٹھا ہوا پایا، وہ مجھ سے کہنے لگا کہ میرے سر میں درد ہے مجھے دم کر دو، چنانچہ میں نے اُسے دم کر دیا۔ دم کروانے کے بعد وہ مجھے بیس ریال دے کر چلا گیا۔ اس کے بعد وہ ہر سوموار کو آتا، مجھ سے دم کرواتا اور دس ریال دے کر چلا جاتا۔ تب مجھے رسالت مآب ﷺ کا ارشاد پاک یاد آیا کہ دُرود پاک پڑھنے سے تمام مشکلات دُور ہو جاتی ہیں۔^(۱)

پاکیزہ خوشبو

ایک بزرگ کے بقول وہ اصفہان کے ایک مدرسے میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ ایک شب اُنھیں بہت خوشگوار اور پاکیزہ خوشبو کا احساس ہوا۔ بزرگ نے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی تو ایک فقیر کو دیکھا جو دُرود پڑھنے میں مشغول تھا اور وہ دلکش خوشبو اُسی کے مُنہ سے آرہی تھی۔^(۲)

متعدد صحابہ کرامؓ سے مروی ہے کہ جس مجلس میں سید المرسلین ﷺ پر دُرود پاک پڑھا جاتا ہے اُس مجلس سے ایک نہایت پاکیزہ خوشبو اُٹھتی ہے جو آسمانوں کی بلندیوں تک جاتی ہے۔ اُس پاکیزہ خوشبو کو جب فرشتے محسوس کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ زمین پر کسی مجلس میں رُصولِ اکرم ﷺ پر دُرود پڑھا جا رہا ہے۔^(۳)

^(۱) مفتی محمد امین، آب کوثر (ناشر در راہ تبلیغ الاسلام، فیصل آباد)، ص ۱۵۳ بحوالہ: خزینہ کرم، ص ۲۵۴

^(۲) محمد بنس گیلانی، فضیلت الصلوٰۃ، ص ۹۲

^(۳) محمد سلیمان الجزولی، دلائل الخیرات، ص ۱۳۔ علامہ یوسف بن اسماعیل، سعادة الدارين، ص ۱۴۳

بقولے، نبی کریم ﷺ ”طیبُ الطیبین“ اور ”أطهرُ الطاہرین“ ہیں لہذا جب کسی مجلس میں آپ ﷺ کا ذکر مبارک ہوتا ہے اور دُرود پاک پڑھا جاتا ہے تو آپ ﷺ کی مبارک خوشبو کی وجہ سے وہ مجلس معطر ہو جاتی ہے اور مجلس کی خوشبو آسمانوں تک جا پہنچتی ہے۔ (یعنی وہ خوشگوار اور پاکیزہ خوشبو، آپ ﷺ کی ہوتی ہے۔ مؤلف) اور وہ اولیائے کرام جنہوں نے ملکوت کا مشاہدہ کیا ہے وہ بھی اس پاکیزہ خوشبو کا ادراک کر لیتے ہیں جیسے کہ فرشتے کر لیتے ہیں۔ بعض اولیائے کرام جب اللہ تعالیٰ کا اور اُس کے پیارے حبیب پاک صاحبِ لولاک ﷺ کا ذکر کرتے ہیں تو اُن کے سینے سے ایسی خوشبو اُٹھتی ہے جو کستوری اور عنبر سے بھی بڑھ کر ہوتی ہے، لیکن ہمارے ذوق و وجدان دُنیا کی حرص و ہوا کی وجہ سے بدل چکے ہیں اس لیے ہم اُسے محسوس کرنے کی نعمت سے محروم ہیں جیسے کہ وہ مریض جس کو صفر کے غلبے کی وجہ سے ہر میٹھی چیز کڑوی معلوم ہوتی ہے تو وہ کڑواہٹ اُس میٹھی چیز میں نہیں بلکہ مریض میں موجود ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ حجاب بھی ہماری طرف سے ہماری غفلت کی وجہ سے ہے۔^①

صلوٰۃ کا انعام

مہدی پوری بیان کرتے ہیں کہ ایک عالم دین نے خواب میں ایک ”سید“ عالم دین سے ملاقات کی جو اس دارِ فانی سے کوچ کر چکے تھے۔ سید عالم دین کے سر پر ٹوپی رکھی ہوئی تھی۔ خواب دیکھنے والے عالم دین نے پوچھا، ”قبلہ! آپ کا عمامہ کہاں گیا اور سر پر ٹوپی کیوں پہن رکھی ہے؟“ سید صاحب نے جواب دیا کہ اس عالم میں سبھی سر برہنہ ہیں (یعنی یہاں کسی کے سر پر عمامہ نہیں ہوتا) اور یہ جو تم میرے سر پر ٹوپی دیکھ رہے ہو تو اس کی وجہ یہ ہے کہ جب میں دُنیا میں تھا (یعنی زندہ تھا) تو ہر روز محمد و آلِ محمد ﷺ پر صلوٰۃ کی ایک تسبیح پڑھا کرتا تھا۔^②

① علامہ یوسف بن اسماعیل، سعادة الدارين، ص ۱۴۳

② خواجہ عابد رضا حسنی، دُرود و سلام کی برکتیں، ص ۹۲

سنہری انگلیاں

اہل سنت کے ایک عالم سے منقول ہے کہ شیخ حسن غنیہ کو اُن کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا گیا۔ اُن کی انگلی اور انگوٹھے پر سونے کے پانی سے کچھ لکھا ہوا تھا۔ جب اُن سے اس کا سبب پوچھا گیا تو کہا کہ میں جب بھی رسالت مآب ﷺ کا نام لکھتا تھا تو نامِ گرامی کے ساتھ (صلوٰۃ کے بعد) ”کثیراً کثیراً“ لکھا کرتا تھا، پس اسی وسیلے سے میری یہ انگلیاں سونے کی ہو گئیں ہیں۔^①

میں اُمت کو اتنا ہی جانتا ہوں جتنا وہ دُرود بھیجتے ہیں

بروایت، شہر مروکار بننے والا ایک شخص کہتا ہے کہ میں دُرود پڑھنے میں سُستی سے کام لیا کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ آپ ﷺ مجھ پر کوئی توجہ نہیں فرما رہے تھے گویا کہ آپ ﷺ مجھ سے ناراض تھے۔ میں نے عرض کیا، ”یا رسول اللہ ﷺ! کیا سبب ہے کہ میں آپ ﷺ کی نظرِ عنایت سے محروم ہوں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا، ”میں تجھے نہیں جانتا۔“ میں نے عرض کیا، ”حضور! میں آپ ﷺ کا ایک اُمتی ہوں اور علما سے سنا ہے کہ انبیا اپنی اُمتوں کو جانتے ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا، ”میں اپنی اُمت کو اتنا ہی جانتا ہوں جتنا وہ مجھ پر دُرود بھیجتے ہیں، چونکہ تُو دُرود نہیں بھیجتا اس لیے میں تجھے نہیں جانتا۔“ چنانچہ جب میں میند سے بیدار ہوا تو خود پر واجب کر لیا کہ ہر روز محمد و آلِ محمد ﷺ پر سو مرتبہ دُرود بھیجا کروں گا۔ کچھ عرصہ بعد میں نے پھر خواب میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کی۔ اس مرتبہ آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، ”اب میں تم سے راضی ہوں اور روزِ قیامت تیری شفاعت بھی کروں گا۔“^②

① احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ق)، شرح و فضائل صلوٰۃ، ص ۴۳

ابن قیم (متوفی ۷۵۱ق)، جلاء الافہام، ص ۲۴۶

② ذخیرۃ العباد، ص ۲۳۰

شاہی باز

زمانہ قدیم کے ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میرے دروازے پر ایک ”شاہی باز“ آیا مگر صد افسوس کہ میں اُسے پکڑ نہ سکا۔ چالیس برس گزر گئے، بہت حیلے کیے مگر ایسا ”باز“ پھر نہیں ملا۔ کسی نے دریافت کیا کہ حضرت وہ کونسا باز تھا جس کے لیے ایسا بچھتاوا؟ کہنے لگے کہ مدت ہوئی میں ایک سرائے میں ٹھہرا تھا کہ ننگے پاؤں، بکھرے بالوں اور زرد رنگت والا ایک نوجوان درویش نمازِ عصر کے بعد سرائے میں داخل ہوا۔ اُس نے آتے ہی وضو کیا، دو رکعت نماز پڑھی اور سر جھکا کر دُرود پاک پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔ مغرب تک دُرود پاک کا ورد جاری رکھا پھر نمازِ مغرب ادا کی اور دوبارہ دُرود شریف پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ اتنے میں شاہی پیغام آیا کہ سرائے میں ٹھہرے ہوئے لوگوں کی بادشاہ کے ہاں دعوت ہے۔ میں اُس درویش کے پاس گیا اور پوچھا کہ کیا تُو بھی ہمارے ساتھ بادشاہ کی ضیافت میں جائیگا؟ کہنے لگا کہ مجھے بادشاہوں کے ہاں جانے کی کوئی حاجت نہیں، ہاں! آپ جائیں تو میرے لیے حلوا لیتے آئیے گا۔ مجھے اُس کی بات ناگوار گزری پس میں نے اُسے قابلِ اعتنا نہ سمجھا۔ ہم اُسے چھوڑ کر شاہی ضیافت میں چلے گئے، رات گئے واپس آئے تو دیکھا کہ وہ درویش اُسی طرح دُرود شریف پڑھنے میں مشغول تھا۔ میں بھی جائے نماز بچھا کر بیٹھ گیا مگر مجھے نیند نہ آئی۔ خواب میں دیکھا کہ سرورِ انبیا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد انبیا علیہم السلام کا اجتماع ہے۔ میں بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رُخ انور پھیر لیا۔ میں دوسری طرف سے سلام عرض کرنے پیش ہوا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر چہرہ مبارک موڑ لیا۔ بار بار ایسا ہوا تو میں خوفزدہ ہو گیا اور عرض کیا، ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ سے کیا خطا سرزد ہو گئی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ ناچیز پر توجہ نہیں فرما رہے؟“ فرمایا، ”میری اُمت کے ایک درویش نے تجھ سے ذرا سی خواہش کی اور تُو نے اُس کی پروا نہیں کی۔“ یہ سن کر میں گھبرا گیا اور میری آنکھ کھل گئی۔

فوراً اُس درویش کی طرف بھاگا جسے معمولی سمجھ کر نظر انداز کر دیا تھا، مگر افسوس اُس کی جگہ خالی پڑی تھی۔ میں سرائے سے باہر نکلا، دیکھا تو وہ جا رہا تھا۔ میں اُسے آوازیں دینے لگا مگر وہ رُکا نہیں۔ میں نے کہا، ”اے اللہ کے بندے! آ میں تجھے کھانا لاکر دوں۔“ یہ سن کر اُس نے کہا، ”ہاں! ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی (ﷺ) میری سفارش کریں تو پھر تُو مجھے کھانا لاکر دے گا، مجھے تیرے کھانے کی کوئی ضرورت نہیں۔“ وہ چلا گیا اور میں کفِ افسوس ملتا رہ گیا۔ سنہری بازو گھسیٹا تھا۔^(۱)

شبِ روضہ رسول ﷺ اور دُرود کی برکت

روایت ہے کہ ایک بزرگ کسی ظالم بادشاہ سے جان بچانے کے لیے جنگل کی طرف نکل گئے۔ انھوں نے جنگل میں زمین پر ایک دائرہ بنایا جو بظاہر ایک قبر کی مانند نظر آتا تھا اور اُس دائرے کو روضہ رسول ﷺ کا نام دے کر اُس کے پاس بیٹھ گئے۔ ایک ہزار مرتبہ درود شریف کا ورد کیا اور پھر قاضی الحاجات کے دربار میں بیکسانہ ہاتھوں کو پھیلائے دُعا مانگی کہ اے ربِّ اعلیٰ! بندہ نے اس قبر کو اپنا شفیع بنایا ہے، مجھے اُس ظالم بادشاہ کے خوف سے محرمتِ جناب محمد مصطفیٰ ﷺ امن اور اطمینان عطا فرما۔ اُسی وقت ایک غیبی آواز آئی کہ تم نے بہترین شفیع کا دامن تھام لیا ہے، اگرچہ وہ تجھ سے مسافت میں دُور ہیں لیکن کرامت و منزلت میں مجھ سے حد درجہ قریب ہیں۔ جاؤ! ہم نے تمہارے دشمن کو ہلاک کر دیا ہے۔ درویش خوش خوش شہر کی جانب چل دیے۔ شہر کے دروازے پر پہنچے تو لوگوں کی زبانی سنا کہ ظالم بادشاہ وفات پا چکا ہے۔^(۲)

^(۱) علامہ یوسف بن اسماعیل، سعادة الدارين، ص ۱۳۴

^(۲) نزہۃ المجالس، ج ۲ ص ۱۱۰

علامہ حبیب البشر خیری، کتاب: اللہم صل علی محمد وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم، ص ۷۶

دُرود اور قبر کی مشکل

مولانا شبلی کہتے ہیں کہ میرا ایک ہمسایہ انتقال کر گیا تھا، میں نے اُس کو خواب میں دیکھا اور برزخ کا احوال دریافت کیا۔ اُس نے کہا، ”اے شیخ! جب مجھے قبر میں لٹایا گیا تو میں نے بہت ہی رنج و غم دیکھے۔ میری زبان نے کام چھوڑ دیا، منکر نکیر سوال کرتے مگر میں جواب نہیں دے سکتا تھا۔ میں نے سوچا میں تو مسلمان ہوں اور یہ دونوں فرشتے کتنے غضبناک انداز میں سوال کرتے ہیں۔ اچانک میں نے ایک خوبصورت اور بہترین خوشبو والے شخص کو قبر میں داخل ہوتے دیکھا۔ وہ میرے اور فرشتوں کے درمیان حائل ہو گیا اور مجھے نرمی سے بتایا کہ تم ان کو اس طرح سے جواب دو۔ میں نے جواب دینے کے بعد اُس سے سوال کیا کہ تم کون ہو؟ تم پر خدا اور رسول اکرم ﷺ کی رحمت ہو، تم نے مجھے اس مصیبت سے نجات دلوائی۔ اُس نے جواب دیا کہ میں وہ دُرود ہوں جو تم نے محمد وآل محمد (ﷺ) پر بھیجا تھا اور کہا کہ جہاں تجھے مشکل اور پریشانی ہو تو مجھے یاد کر لینا۔ ایک روایت کے مطابق، اُس نے کہا کہ میں ایک فرشتہ ہوں جس کو تمھارے دُرود کی کثرت سے پیدا کیا گیا ہے اور اللہ جل شانہ کا حکم ہے کہ ہر شدت و مصیبت میں تمھاری مدد کروں۔^①

مُردہ زندہ ہو گیا

حضرت میثم تمار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ اور حضرت علی علیہ السلام کے چند اصحاب رضی اللہ عنہم مسجد کوفہ میں تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک دراز قد آدمی ریشمی قبا پہنے اور سر پر زرد عمامہ رکھے مسجد میں داخل ہوا۔ اُس کی کمر کے گرد دو تلواریں لٹک رہی تھیں۔ لوگوں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اُس نے جواب دیا کہ میں ساٹھ ہزار افراد کا پیغام بر ہوں جنہیں

① احمد بن محمد الحسینی، شرح وفضائل صلوٰۃ ص ۹۶، مصباح الظلام

عقیدہ کہا جاتا ہے، اُن کے پاس ایک شخص کی میت ہے جسے مرے ہوئے عرصہ گزر چکا ہے اور وہ اُسے لیے ابھی مسجد میں داخل ہونے ہی والے ہیں، پھر وہ شخص امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے مخاطب ہوا اور کہا کہ اگر آپ نے اُسے زندہ کر دیا تو ہم مان لیں گے کہ آپ حجتِ خدا ہیں وگرنہ ثابت ہو جائے گا کہ آپ کی خلافت برحق نہیں۔ حضرت علی علیہ السلام نے اُسے ایک اجمالی سا جواب دیا لیکن وہ شخص نہ مانا اور مردے کو زندہ کرنے کا مطالبہ دہرایا۔ تب حضرت علی علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور فرمایا، ”آگاہ رہو کہ بنی اسرائیل کی گائے خدا کے نزدیک مجھ سے بہتر نہیں، کیونکہ اُس گائے کا ایک حصہ جب مُردے کے بدن پر مار کر محمد آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة بھیجی گئی تھی تو بنی اسرائیل کا وہ مُردہ زندہ ہو گیا تھا۔ پس اے شخص! میرے اعضا بھی مُردہ کے بدن کے ساتھ مس کرو تا کہ وہ زندہ ہو جائے، کیونکہ میرے بدن کا ایک حصہ بنی اسرائیل کی مکمل گائے سے بہتر ہے۔“ تب میت کو آپ علیہ السلام کے قدم مبارک سے لگایا گیا یا یہ کہ آپ علیہ السلام نے خود اپنا پاؤں مبارک اُسے لگایا اور فرمایا، ”اے مدرکہ بن حنظلہ! خدا کے حکم سے اُٹھ کر کھڑے ہو جاؤ کیونکہ خدا نے تمہیں علی ابن ابی طالب کے ذریعے زندہ کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔“ اچانک وہ جوان جس کا چہرہ سورج اور چاند کی طرح روشن تھا اُٹھ بیٹھا اور عرض کیا، ”اے جن و انس پر حجتِ خدا! لبیک لبیک۔“ وہ مرد مومن ہمیشہ امیر المومنین علی علیہ السلام کی رکاب میں رہا اور آخر کار جنگِ صفین میں شہادت کے رُتبے پر فائز ہوا۔^①

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ



① خواجہ عابد رضا محسنی، درود و سلام کی برکتیں، ص ۸۵۔ لمعات الانوار، ص ۱۸۸

ستر ہزار عقوبت زدہ افراد کی شفاعت

بقولے، خواب میں ایک خوب روڑ کی کو دیکھا گیا جو جنت میں سر پر نور کا تاج لیے کرسی پر براجمان تھی۔ پوچھا گیا کہ تجھے یہ مقام کیسے نصیب ہوا؟ لڑکی نے بتایا کہ ہم ستر ہزار افراد عقوبتِ الہی میں مبتلا تھے کہ ایک خدا رسیدہ بزرگ ہماری قبروں کے پاس سے گزرا اور درود شریف پڑھ کر ہمارے لیے ایصالِ ثواب کیا۔ اللہ جل شانہ نے قبول فرما کر ہم سب کو اُس مرد صالح کے درود کے طفیل بخش دیا ہے۔ مجھے اتنا حصہ نصیب ہوا ہے جس کا آپ مشاہدہ کر رہے ہیں۔^(۱)

مولاعلیٰ مشکل کشا عَلَیْہِ السَّلَام کے دینار

روایت ہے کہ ایک جگہ چند کافر بیٹھے تھے۔ ایک سائل اُدھر آ نکلا اور سوال کیا۔ انھوں نے ازراہِ تمسخر کہا کہ تم علی ابن ابی طالب (عَلِیْہِ السَّلَام) کے پاس چلے جاؤ وہ تمھاری مدد کریں گے۔ سائل علی عَلَیْہِ السَّلَام کے حضور پہنچا اور دستِ سوال دراز کیا۔ آپ (عَلِیْہِ السَّلَام) کے پاس اُس وقت بظاہر ایسی کوئی چیز نہیں تھی جس سے اُس کی مالی اعانت فرماتے اس لیے دس باردِ درود شریف پڑھ کر اُس کی تھیلی پر پھونک ماری اور فرمایا تھیلی بند کر لو، باہر جا کر کھول لینا۔ جب سائل اُن کافروں کے پاس پہنچا تو انھوں نے پوچھا کہ کیا کچھ ملا؟ سائل نے بند تھیلی کھول دی۔ اُس میں سونے کے دینار تھے۔^(۲)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ



^(۱) محمد بن عبد الرحمن سخاوی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع، ص ۱۳۱۔ نزہۃ المجالس، ص ۳۲

یوسف بن اسماعیل، سعادة الدارين، ص ۱۲۲۔ احمد بن محمد الحسینی، شرح فضائل صلوة، ص ۹۶ تا ۹۷

^(۲) راحة القلوب۔ ملفوظات حضرت فرید الدین شکر گنج

حضرت فرید الدین گنج شکر کے دینار

حضرت فرید الدین گنج شکر درود پاک کے فضائل بیان فرما رہے تھے کہ پانچ درویش حاضر ہوئے اور کہا کہ ہم مسافر ہیں، خانہ کعبہ کی زیارت کو جا رہے ہیں لیکن زادِ راہ نہیں ہے، ہماری مدد کیجیے۔ یہ سن کر حضرت نے مراقبہ کیا اور سر اٹھا کر کھجور کی چند گٹھلیاں کچھ پھونک کر اُن درویشوں کو دے دیں۔ درویش حیرانی سے بولے کہ حضرت! ہم ان گٹھلیوں کا کیا کریں گے؟ آپ نے فرمایا کہ حیران کیوں ہوتے ہو ان کو دیکھو تو سہی۔ اُنھوں نے دوبارہ دیکھا تو وہ سونے کے دیناروں میں بدل چکی تھیں۔ شیخ بدر الدین اسحاق کہتے ہیں کہ حضرت نے اُن گٹھلیوں پر درود پڑھ کر پھونکا تھا جس کی برکت سے وہ سونے کے سکوں میں تبدیل ہو گئی تھیں۔^①

رفعت و منزلت کی وجہ

محمد بن سلیمان جزولی سے منقول ہے کہ ایک دفعہ دورانِ سفر میں نماز کا وقت آیا تو وضو کے لیے میں ایک کنویں کے پاس گیا مگر پانی نکالنے کا کوئی سبب میسر نہ آیا۔ میں حیرت کے عالم میں ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کہ ایک کم سن لڑکی نظر آئی، میں نے اُسے مدد کے لیے پکارا۔ اُس نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ میں نے اپنا تعارف کرایا تو کہنے لگی کہ آپ کی تعریف تو بچے بچے کی زبان پر ہے مگر آپ بغیر رسی اور ڈول کے کنویں سے پانی نکالنے سے عاجز و متحیر؟ یہ کہہ کر اُس نے کنویں میں تھوک دیا۔ کنویں کا پانی اُبھر آیا اور زمین پر بہنے لگا۔ پس میں نے وضو کیا اور لڑکی سے کہا کہ اے لڑکی! تجھے خدا کی قسم! کچھ بتا کہ یہ رفعت و منزلت تجھے کیسے حاصل ہوئی؟ اُس نے جواب دیا کہ اُس رسولِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود کی کثرت سے جو ریگزار میں چلتا تھا تو جنگل و بیاباں

① راحة القلوب، ص ۶۱

کے جانور اُس کے دامنِ عاطفت سے لپٹ کر یا رسول اللہ ﷺ کی صدائیں بلند کرتے اور فیضِ بے انتہا حاصل کرتے تھے۔ محمد بن سلیمان جزولی کہتے ہیں کہ میں نے یمن کر قسم کھالی کہ رسالت مآب ﷺ پر درود شریف کی ایک کتاب لکھ کر دم لوں گا۔ آپ کی وہ کتاب ”دلائل الخیرات“ کے نام سے مشہور ہے۔^①

سنگ تراش

کیتیانہ، ریاست جونا گڑھ، ہندوستان میں ایک سنگ تراش رہا کرتا تھا جو عاشقِ رسول ﷺ اور مدینہ طیبہ کا دیوانہ تھا۔ درود و سلام سے اُسے بہت محبت و رغبت تھی۔ ایک بار ایامِ حج میں جب حجاج کے قافلے حرمین شریفین کی طرف رواں دواں تھے اُس کی قسمت کا ستارہ چمکا، خواب میں دیکھا کہ وہ مسجد نبوی کے پاس حاضر ہے۔ وہاں رسول اللہ ﷺ بھی جلوہ فرما ہیں اور گنبدِ خضرا کے انوار سے فضا منور ہو رہی ہے، نورانی مینار بھی ضوفاں ہیں مگر ایک مینار کا کنگرہ شکستہ ہے۔ اتنے میں رحمتِ عالم ﷺ کے لب ہائے مبارک کو جنبش ہوئی اور فرمایا، ”ہمارے مینار کا ایک کنگرہ ٹوٹ گیا ہے، تم یہاں آؤ اور اس کنگرے کو از سر نو بنادو۔“

جب آنکھ کھلی تو کانوں میں سرکارِ مدینہ ﷺ کے مبارک کلمات گونج رہے تھے۔ مدینہ طیبہ کا بلاوا آچکا تھا مگر یہ سوچ کر آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے کہ میں تو بہت غریب ہوں، میرے پاس مدینہ شریف کی حاضری کے وسائل کہاں؟ تب عشق نے ڈھارس بندھائی، بے تاب آرزو نے دلاسہ دیا کہ تمہیں تو خود سلطانِ مدینہ ﷺ نے بلایا ہے، تم وسائل کی فکر کیوں کرتے ہو؟ چنانچہ اُس نے رختِ سفر باندھا، اوزار کا تھیلا کندھے پر چڑھایا اور ”پور بندر“ نامی

① علامہ حبیب البشر خیری، کتاب: اللہم صل علی محمد علی آلہ وصحبہ وبارک وسلم،

(ناشر: سیرت فاؤنڈیشن، لاہور)، ص ۱۰۲۔ یوسف بن اسماعیل، سعادة الدارين، ص ۱۴۴

بندرگاہ کی طرف چل پڑا۔ بندرگاہ پر جہاز روانگی کے لیے تیار کھڑا تھا۔ مسافر پورے ہو چکے تھے، لنگر اٹھا دیے گئے تھے مگر عجیب تماشا تھا کہ کپتان کی کوشش کے باوجود جہاز اپنی جگہ سے جنبش نہیں کر رہا تھا۔ اتنے میں جہاز کے عملے میں سے کسی کی نظر دُور سے آتے ہوئے سنگتراش پر پڑی۔ وہ سمجھا کہ شاید کوئی زائر باقی رہ گیا تھا جو چلا آ رہا ہے۔ جہاز چونکہ گہرے پانی میں کھڑا تھا لہذا سنگتراش کو لینے کے لیے فوراً ایک کشتی روانہ کی گئی۔ وہ کشتی کے ذریعے سفینے میں سوار ہوا۔ اُس کے سوار ہوتے ہی سفینہ جھومتا ہوا چل پڑا۔ نہ اُس کے پاس ٹکٹ اور دیگر ضروری کاغذات تھے نہ ہی کسی نے اُس سے طلب کیے۔ آخر کار وہ مدینہ طیبہ پہنچ گیا اور اشکبار آنکھوں سے روضہ اقدس پر حاضری دی پھر باہر آ کر خواب میں دکھائی گئی جگہ کا سبزہ لینے لگا۔ مینار کا ایک کنگرہ واقعی شکستہ تھا۔ اچانک حرم کے خدام کی نظر اُس پڑی اور وہ پکار اُٹھے، ”ارے یہ تو وہی ہے جس کا حلیہ ہمیں دکھایا گیا ہے۔“ (گو یا حرم شریف کے خدام کو اُس کی شناخت کروائی جا چکی تھی) پس سنگتراش خدام کی مدد سے مینار پر چڑھا اور حسبِ حکم کنگرہ کو از سر نو بنانے لگا۔ ”اَلَا تَمُرُّ فَوْقَ الْاَكْذَبِ“، یعنی ”حکمِ ادب پر فوقیت رکھتا ہے“ کے موجب وہ مینار پر چڑھا تھا۔ اگر رسول اللہ ﷺ کا حکم یا اجازت نہ ہو تو کوئی شخص بھی روضہ اطہر کے گنبد و مینار پر جانے کی جسارت نہیں کر سکتا۔ پس جب سنگتراش کی بیتاب روح نے گنبدِ خضر کا قرب پایا تو بیقراری اور اضطراب حد سے بڑھ گیا۔ تعمیلِ ارشاد ہو چکی تھی، مینار کا کنگرہ مکمل ہو گیا تھا اور اب اُسے نیچے آنا تھا لیکن رُوح مضطرب نے لوٹنے سے انکار کر دیا۔ اُس کا بدن تو نیچے آ گیا لیکن رُوح سبز گنبد کی رعنائیوں پر نثار ہو گئی۔^①

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ



① مولانا الیاس قادری، فیضانِ سنت باب، فیضانِ درود و سلام (مکتبۃ المدینہ، کراچی)، ص ۱۳۳ تا ۱۳۵

تقسیم ہند کے موقع پر ایک مسلمان کی مدد

مولانا راغب احسن لکھتے ہیں کہ میں تقسیم ہند کے وقت کلکتہ کے ایک مکان کی چوتھی منزل پر مقیم تھا۔ بھارتی حکومت نے میری گرفتاری کے احکام جاری کر دیے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اپنی نفری کے ساتھ گرفتاری کے لیے آیا اور مکان کو گھیرے میں لے لیا۔ مجھے خبر ہوئی تو میں نے ضروری کاغذات بغل میں دبائے اور دُرود شریف کا ورد کرتا ہوا کمرے سے باہر آ گیا۔ میں سیڑھیاں اتر رہا تھا اور سپرنٹنڈنٹ پولیس اپنے سپاہیوں کے ساتھ سیڑھیاں چڑھ رہا تھا، کوئی بھی مجھے نہ دیکھ سکا حالانکہ سپرنٹنڈنٹ مجھے اچھی طرح جانتا تھا۔ میں ہوائی اڈہ پہنچا، اپنے نام سے ڈھا کہ کے لیے ٹکٹ خریدا اور کلکتہ سے ڈھا کہ پہنچ گیا۔^① یعنی دُرود شریف کے ورد نے کافروں کو اندھا کر دیا۔

۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ

روزنامہ کوہستان کی ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۵ء کی اشاعت میں ایس اے زبیری کا بیان ہے کہ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں بھارت نے شرمن ٹینکوں، ٹینک شکن توپوں، بکتر بند گاڑیوں اور خود کار ہتھیاروں سے لیس ہو کر حملہ کر دیا۔ سیالکوٹ کے محاذ پر مجھے حکم ملا کہ اللہ کا نام لے کر دشمن پر حملہ کر دو۔ چنانچہ میں اور میرے چند ساتھی دُرود پاک کا ورد کرتے ہوئے صرف چار ٹینکوں کے ساتھ دشمن پر چڑھ دوڑے۔ ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے دشمن کے شرمن ٹینک خاکستر ہو گئے اور اُس کا غرور خاک میں مل گیا۔^②



① مفتی محمد امین، آب کوثر، ص ۱۸۳

② مفتی محمد امین، آب کوثر (ادارہ تبلیغ الاسلام، فیصل آباد) ص ۱۶۲ بحوالہ روزنامہ کوہستان، ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۵ء

قدرت اللہ شہاب

قدرت اللہ شہاب تقسیم ہند سے پہلے اہم ترین سرکاری عہدوں پر فائز رہے۔ قیام پاکستان کے بعد پاکستان کے کئی صدور کے ساتھ کام کیا۔ ملازمت کے ایک دور میں جھنگ کے ڈپٹی کمشنر بھی رہے۔ اپنی خودنوشت ”شہاب نامہ“ میں اپنے زمانہ طالب علمی کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔ انھیں ورینکرافٹل کے امتحان کے لیے اپنے گھر سے میلوں دور امتحانی مرکز تک پیدل چل کر جانا پڑتا تھا۔ وہ منہ اندھیرے گھر سے نکلتے اور درود شریف پڑھتے ہوئے امتحانی مرکز کی طرف چل پڑتے۔ وہ لکھتے ہیں: ”میں با آواز بلند درود شریف کا ورد کرتا آگے بڑھ گیا۔ درود شریف پڑھتے پڑھتے آہستہ آہستہ میری رگوں میں جمی ہوئی برف پگھلنے لگی۔ پھر جسم پر ہلکی ہلکی حرارت کی ٹور ہونے لگی۔ اس کے بعد ایسا محسوس ہوا جیسے میں نے الیکٹرک بلبینکٹ (برقی کمبل) اوڑھا ہوا ہو۔ تین سواتین گھنٹے کے بعد جب میں امتحان کے ہال میں پہنچا تو خاصا پسینہ آیا ہوا تھا۔ میں نے آرام سے پرچہ حل کیا اور پھر ہال سے اٹھ کر درود شریف پڑھتا ہوا خراماں خراماں شام تک گھر پہنچ گیا۔ امتحان کے باقی آٹھ دن بھی اسی لائحہ عمل پر بڑی پابندی سے کاربند رہا۔ جب نتیجہ نکلا تو ورینکرافٹل کا وظیفہ تو مجھے صرف دو برس کے لیے ملا، لیکن درود شریف کا وظیفہ میرے نام تاحیات لگ گیا۔ یہ ایک ایسی نعمت مجھے نصیب ہوئی جس کے سامنے کرم بخش کے سارے ”چپے“ گرد تھے۔ اس کے لیے نہ پرانی باؤلی کے پانی میں رات کو دو دو پہر ایک ٹانگ پر کھڑا ہونا پڑتا تھا نہ کنوئیں میں الٹاٹک کر چلہ معکوس کھینچنے کی ضرورت تھی۔ نہ گگاڑی میں ڈھول کی تال پر کئی کئی گھنٹے ”حال“ کھیلنے کی حاجت تھی۔ نہ مراقبہ کی شدت تھی، نہ مجاہدے کی حدت تھی، نہ ترک حیوانات، نہ ترک لذات، نہ تفلیل طعام، نہ تفلیل کلام، نہ تفلیل اختلاط مع الانام، نہ رجعت کا ڈر، نہ وساوس کی فکر، نہ خطرات کا خوف۔ یوں بس ایک

تختِ طاوُس تھا جو اُن دیکھی لہروں کے دوش پر سوار آگے ہی آگے، اُوپر ہی اُوپر رواں دواں رہتا تھا۔ دُرود شریف نے میرے وجود کے سارے کے سارے اُنْفُوْل کو قوسِ قزح کی لطیف رواؤں میں لپیٹ دیا۔ گھپ اندھیروں میں مہین مہین سی شعاعیں رچ گئیں، جنہیں نہ خوف و ہراس کی آندھیاں بجھا سکتی تھیں نہ افکار و حوادث کے جھونکے ڈگمگا سکتے تھے۔ تنہائی میں انجمنِ آرائی ہونے لگی۔ بھری محفل میں حجروں کی خلوت سما گئی۔ دِل شاد، روح آباد، جسم یوں گویا کششِ ثقل سے بھی آزاد۔ سب سے بڑی بات یہ تھی کہ دُرود شریف کی برکت سے پردۂ خیال پر ایک ایسی بابرکت ذات کے ساتھ قربت کا احساس جاری و ساری رہتا تھا جس کے پاؤں کی خاک اغواث اور اقطاب اور اوتاد و ابدال کی آنکھ کا سرمہ، جس کے قدموں میں دنیا کا مران اور عقبی بھی بامراد، جس کے ذکر کے نُور سے عرش بھی سر بلند اور فرش بھی سرفراز، جس کا ثانی نہ پہلے پیدا ہوا نہ آگے کبھی ہوگا اور جس کی آفرینش پر رب البدیع الخالق الباری المصور نے اپنی صناعت کی پوری شان تمام کر دی۔“^①

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
 كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ
 اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
 كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ



① قدرت اللہ شہاب، شہاب نامہ، ص ۱۰۴

صلوٰۃ اور حیوانات

صلوٰۃ اور شہد کی مکھی

روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ شہد کی مکھی دربار رسالت میں حاضر ہوئی۔ وہ کبھی جسم اقدس پر فدا ہوتی تھی کبھی لباسِ مطہر پر نثار۔ حضور ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ یہ شہد کی مکھی ہماری ضیافت کرنا چاہتی ہے، اس نے فلاں مقام پر ہمارے لیے شہد رکھا ہے آپ جا کر لے آئیے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے شہد کی مکھی سے دریافت فرمایا کہ تمہاری غذا تو کڑوے کیلے پھول اور کلیاں ہیں پھر وہ شہد میں کیسے تبدیل ہو جاتے ہیں؟ اُس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ شیرینی تو آپ ﷺ کے مبارک وجود کی برکت سے ہے کیونکہ جب ہم پھولوں اور کلیوں کا رس چوستی ہیں تو بحکم خدا آپ ﷺ پر تین مرتبہ درود بھیجتی ہیں جس کی برکت سے کڑوے کیلے پھول اور کلیاں شیریں شہد میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔^①

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ



① خزنیۃ الجواہر، ص ۶۵۔ خواجہ ضیاء الدین نقشبندی، مقاصد السالکین، ص ۶۷

احمد بن محمد الحسینی، شرح وفضائل صلوٰۃ، ص ۱۳۲

مولانا الیاس قادری، فیضانِ سنت باب فیضانِ درود و سلام (مکتبۃ المدینہ، کراچی)، ص ۶۷

صلوٰۃ اور اُٹنی

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک اعرابی (بدو / صحرائین عربی) حاضر ہوا۔ کچھ لوگوں نے آنحضرت ﷺ سے کہا کہ یہ اعرابی جس اُٹنی پر آیا ہے وہ چوری کی ہے۔ آپ ﷺ نے اعرابی کا موقف معلوم کیا تو اُس نے سر کو جھکا لیا اور اپنی اُنکلی زمین پر مارنے لگا۔ اسی اثنا میں دروازے کے پیچھے سے اُٹنی گویا ہوئی، ”یا رسول اللہ ﷺ! اللہ نے آپ (ﷺ) کو مبعوث برحق کیا اور بشیر و نذیر بنا کر بھیجا، میں گواہی دیتی ہوں یہ شخص چور نہیں ہے، اس نے مجھے اپنے مال سے خریدا ہے، تہمت لگانے والے خود چور ہیں۔“ تب رسالت مآب ﷺ نے اعرابی سے پوچھا، ”کیا بات ہے جو تُو نے اپنی اُنکلی زمین پر ماری اور اُٹنی نے تمہارے حق میں گواہی دی؟“ اعرابی نے کہا، ”یا رسول اللہ ﷺ! میں نے دُعا مانگی تھی کہ بار الہا! میں نے یہ کام نہیں کیا اور اس اُٹنی کی ملکیت میں اور کوئی شریک بھی نہیں ہے اور تیرا حکم ہماری باتوں سے افضل ہے، پھر میں نے آپ ﷺ اور آپ کی آل علیہم السلام پر صلوٰۃ بھیجی۔“ تب رسالت مآب ﷺ نے فرمایا، ”اللہ نے مجھے برحق نبی مبعوث کیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ یہاں ملائکہ کا اتنا ہجوم ہو گیا تھا کہ لگتا تھا شہر کی دیواریں ٹوٹ جائیں گی، وہ تیری سچائی کی گواہی دے رہے تھے۔“^①

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ



① خواجہ عابد رضا حسنی، دُرود و سلام کی برکتیں، ص ۲۱۹ بحوالہ: الروض، الفائق، ص ۳۹

صلوٰۃ اور کیڑا

روایت ہے کہ ایک دن ابو جہل مسجد الحرام کے دروازے کے پاس آ بیٹھا۔ پیغمبر اکرم ﷺ مسجد سے باہر تشریف لائے تو وہ اپنا ہاتھ آستین سے باہر لایا اور کہنے لگا کہ یا محمد (ﷺ)! بتائیے کہ میری مٹھی میں کیا ہے؟ اگر آپ (ﷺ) نے صحیح جواب دیا تو میں اپنے ساتھیوں سمیت آپ (ﷺ) پر ایمان لے آؤں گا۔ حضور پر نور ﷺ نے فرمایا کہ تیرے ہاتھ میں ایک ڈبیا ہے جو ٹاٹ کے کپڑے میں لپی ہوئی ہے۔ اس ڈبیا کے اندر تین موتی ہیں، ان میں سے ایک سوراخ شدہ ہے، دوسرا آدھا سوراخ شدہ اور تیسرا بغیر سوراخ کے ہے۔ اس ڈبیا میں ایک لعل بھی ہے جس کے اندر ایک سُرخ کیڑا ہے جس کے مُنہ میں ایک سبز پتا ہے۔

ابو جہل کہنے لگا کہ یہ سب تو ٹھیک ہے لیکن سُرخ کیڑے اور سبز پتے کا علم کیسے ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ لعل توڑ دو معلوم ہو جائے گا۔ ابو جہل کہنے لگا کہ میں اس قیمتی لعل کو کیسے توڑ دوں؟ ایک صحابیؓ کہنے لگے کہ اپنے لعل کی قیمت لگا کر اسے توڑ دو، اگر رسول خدا ﷺ کی بات (معاذ اللہ) درست نہ ہوئی تو قیمت میں ادا کروں گا۔ ابو جہل اس پر راضی ہو گیا۔ جب لعل توڑا گیا تو سب نے دیکھا کہ اُس میں ایک چھوٹا سا سُرخ کیڑا مُنہ میں سبز پتالے ہوئے موجود تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُس کیڑے سے دریافت فرمایا کہ تم کب سے اس لعل میں ہو؟ کیڑے نے پہلے آپ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا پھر کہا کہ مجھے معلوم نہیں لیکن اللہ تعالیٰ مجھے روزانہ تین سبز پتے عطا فرماتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرا ذکر اور تسبیح کیا ہے؟ کیڑا کہنے لگا کہ خدا نے مجھے روزانہ دس مرتبہ آپ ﷺ پر دُرود بھیجے کا حکم دیا ہے جس کی برکت سے وہ مجھے روزی فراہم کرتا ہے۔^①

① الحاج عباس علی حسینی، فوائد الصلوٰۃ، ص ۱۷

صلوٰۃ اور مچھلی

روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک مچھلی لا کر دی جو باوجود ہزار کوشش کے پکائی نہ جاسکی۔ ایسا لگتا تھا کہ آگ اُس پر بے اثر ہو گئی تھی۔ وہ شخص مچھلی لے کر حضور پر نور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور تمام ماجرا عرض کیا۔ نبی مکرم ﷺ نے مچھلی سے دریافت فرمایا کہ تجھ پر آگ کا اثر کیوں نہ ہوا؟ اللہ قادرِ مطلق کے اذن سے اور رسولِ گرامی ﷺ کے حکم سے مچھلی گویا ہوئی کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ (ﷺ) اور آپ (ﷺ) کی اہل بیت اطہار (علیہم السلام) کے وجودِ مبارک کی برکت سے آگ مجھ پر اثر نہ کر سکی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سمندر میں کشتی پر سوار ایک مسافر نے آپ (ﷺ) اور آپ (ﷺ) کی اہل بیت اطہار (علیہم السلام) پر صلوٰۃ بھیجی تھی اور میں نے اُس صلوٰۃ کو سُن کر دہرایا تھا۔ اُس وقت ہاتفِ نبی نے آواز دی کہ اے مچھلی! تیرا جسم آگ پر حرام ہو گیا ہے۔^①

صلوٰۃ اور ہرنی

روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک ہرنی کو شکار کیا۔ وہ اُسے پکڑ کر لے جا رہا تھا کہ اُس کا گزر رحمتِ دو عالم ﷺ کے پاس سے ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ہرنی کو قوتِ گویائی عطا فرمائی اور اُس نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں جو اس وقت بھوکے ہیں۔ آپ ﷺ شکاری کو حکم دیں کہ وہ اس وقت مجھے چھوڑ دے، میں بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ جاؤں گی۔ شاہِ کونین ﷺ نے فرمایا کہ اگر تُو واپس نہ آئی تو؟ ہرنی نے جواب دیا کہ اگر میں واپس نہ آؤں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو جیسے اُس

① خزینۃ الجواہر، ص ۵۸۶

شخص پر لعنت ہوتی ہے جس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر مبارک ہو اور وہ آپ ﷺ پر درود نہ بھیجے، یا جیسی لعنت اُس شخص پر ہوتی ہے جو نماز پڑھے اور پھر دُعا نہ مانگے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے شکاری کو حکم دیا کہ اسے چھوڑ دو، میں اس کا ضامن ہوں۔ پس شکاری نے ہرنی کو چھوڑ دیا۔ ہرنی اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس آگئی۔ اُس وقت جبرائیل علیہ السلام بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا حبیب اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر سلام بھیج رہا ہے اور یہ ارشاد فرما رہا ہے کہ مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم، میں آپ (ﷺ) کی اُمت کے لیے اس سے بھی زیادہ مہربان ہوں جتنا یہ ہرنی اپنے بچوں کے لیے ہے اور میں آپ (ﷺ) کی اُمت کو آپ (ﷺ) کی طرف لوٹاؤں گا جیسے یہ ہرنی آپ (ﷺ) کی طرف لوٹ کر آئی ہے۔^① کتابِ نزہۃ المجالس میں ہے کہ شکاری نے ہرنی کو چھوڑ دیا اور مسلمان ہو گیا۔

صلوٰۃ اور گھوڑا

روایت ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے سامنے ایک سرکش گھوڑا کھڑا تھا اور لوگ آپ علیہ السلام کو اُس گھوڑے پر سوار ہونے سے منع کر رہے تھے۔ اسی دوران میں ایک سات سالہ بچہ آگے آیا اور آپ علیہ السلام سے گھوڑے پر سوار ہونے کی اجازت چاہی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سرکش گھوڑے پر تم کیسے سوار ہو سکتے ہو؟ بچے نے عرض کیا کہ میں سو مرتبہ درود پڑھوں گا اور آپ کی ولایت کا تصور کرتے ہوئے اس پر سوار ہو جاؤں گا۔ آپ علیہ السلام نے اجازت مرحمت فرمائی اور پھر بچے نے گھوڑے کو اتنا دوڑایا کہ گھوڑا پسینے سے شرابور ہو گیا۔^②



① محمد بن عبد الرحمن بن عسائی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع ص ۱۳۸۔ نزہۃ المجالس

② خواجہ عابد رضا محسنی، درود و سلام کی برکتیں، ص ۵۹

صلوٰۃ اور درندے

ابوالحسن شاذلی سے منقول ہے کہ میں سفر میں تھا اور ایک رات ایسی جگہ پہنچا جہاں خوفناک درندوں کی کثرت تھی۔ درندے میرے درپے آزار تھے پس میں ایک اونچے ٹیلے پر بیٹھ گیا اور کہا کہ خدا کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھوں گا کیونکہ آپ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف بھیجتا ہے اللہ عزوجل اُس پر دس بار درود (یعنی رحمت) بھیجتا ہے۔ پس، جب اللہ عزوجل مجھ پر رحمت بھیجے گا تو میں اُس کی رحمت میں رات گزاروں گا۔ چنانچہ میں نے ایسا کیا اور رات بھر ہر خوف سے آزاد رہا۔^①

صلوٰۃ اور سانپ

روایت ہے کہ ایک شخص کا انتقال ہو گیا۔ اُس کے لیے قبر کھودی گئی تو قبر میں ایک خوفناک کالا سانپ نظر آیا۔ لوگوں نے گھبرا کر وہ قبر بند کر دی اور دوسری جگہ نئی قبر کھودی۔ وہاں بھی وہ خوفناک سانپ دکھائی دیا، پس اُس قبر کو بھی بند کر دیا گیا۔ تیسری جگہ قبر کھودی گئی تو وہی سانپ وہاں بھی موجود تھا۔ اس مرتبہ وہ انسانی آواز میں گویا ہوا اور کہا کہ تم جہاں بھی قبر کھودو گے میں وہاں پہنچ جاؤں گا۔ لوگوں نے اُس سے پوچھا کہ اس قہر و غضب کی کیا وجہ ہے؟ سانپ بولا، ”یہ شخص جب بھی سرکارِ مدینہ ﷺ کا نام گرامی سنتا تھا تو درود پڑھنے میں بخل کرتا تھا۔ اب میں اس بخیل کو سزا دیتا رہوں گا۔“^②

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ



① مولانا الیاس قادری، فیضانِ سنت، باب فیضانِ درود و سلام (ملکتیہ المدینہ، کراچی) ص ۱۸۰

بحوالہ: علامہ یوسف بن اسماعیل، افضل الصلوٰۃ علی سید السادات

② مولانا الیاس قادری، فیضانِ سنت، باب فیضانِ درود و سلام، ص ۱۹۸ بحوالہ شفاء القلوب

دُرود پاک لکھن

رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی کتاب میں مجھ پر صلوٰۃ لکھے تو جب تک اُس کتاب میں میرا نام رہے گا ملائکہ اُس شخص پر صلوٰۃ بھیجتے رہیں گے۔^(۱)

سرورِ کونین ﷺ کا ارشادِ پاک ہے کہ جس شخص نے کوئی علم کی بات لکھی اور اس کے ساتھ مجھ پر دُرود لکھا تو جب تک وہ کتاب پڑھی جائے گی اُس شخص کو ثواب ملتا رہے گا۔^(۲)

نبی اکرم ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے کہ جس نے اپنی تحریر میں میرے نام کے بعد دُرود لکھا تو ملائکہ اُس کی مغفرت طلب کرتے رہیں گے جب تک اُس کا غذ و کتاب میں وہ دُرود رہے گا۔^(۳)

فرمانِ رسول اللہ ﷺ ہے کہ جس نے کتاب میں مجھ پر دُرود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اُس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔^(۴)

^(۱) ابن قیم (متوفی ۷۵۱ھ)، جلاء الافہام، ص ۲۳۶، ۵۴۔ یوسف بن اسماعیل، سعادة الدارين، ص ۸۳۔ احمد بن محمد الحسینی، شرح فضائل الصلوٰۃ، ص ۳۱ بحوالہ: شیخ سعید شہید، مینة المريد آداب المفید والمستفید (مطبوعہ نجف) ص ۱۶۰۔ تذکرۃ ۱۲۵۱ فی آداب الکتابۃ، نیز وجیزۃ فی الداریہ شیخ بہائی بہ تصحیح سید محمد مشکوٰۃ و مقدمہ سعید نفیسی، ص ۷۰، مقباس الہدایہ فی الداریہ مطبوعہ ضمیمہ تنقیح المقال علامہ مامقانی، ص ۱۰۵۔

خواجہ عابد رضا محسنی دُرود و سلام کی برکتیں، ص ۲۰۶۔ سفینۃ البحار، ج ۲ ص ۵۰

^(۲) یوسف بن اسماعیل، سعادة الدارين، ص ۸۳، آپ کوثر، ص ۶۵

مولانا الیاس قادری، فیضانِ سنت، باب فیضانِ دُرود و سلام، ص ۲۱۳ بحوالہ سعادة الدارين

^(۳) حبیب البشر خیری، کتاب: اللهم صل علی محمد وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم، ص ۹۱

^(۴) یوسف بن اسماعیل، سعادة الدارين، ص ۸۳۔ نزہۃ الناظرین، ص ۳۱

مولانا الیاس قادری، فیضانِ سنت، باب فیضانِ دُرود و سلام (مکتبۃ المدینہ)، ص ۲۱۵

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی کتاب میں میرا نام ہو اور اُسے پڑھنے والا مجھ پر درود بھیجتو جب تک کتاب میں میرا نام رہے گا فرشتے اُس شخص کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔^(۱)

روایت ہے کہ ایک بزرگ فضل کنڈی کے مرنے کے بعد کچھ لوگوں نے اُنہیں خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ مرنے کے بعد آپ پر کیا گذری؟ اُنھوں نے جواب دیا کہ خداوندِ عالم نے مجھے اس عمل کی وجہ سے بخش دیا اور بلند مرتبہ عطا کیا جو کہ میں اپنی درمیانی اُنکلی اور انگوٹھے کی مدد سے انجام دیتا تھا۔ لوگوں نے پوچھا کہ وہ کونسا عمل تھا؟ کہنے لگے کہ میں ”صلی اللہ علیہ وسلم“ کثرت سے لکھا کرتا تھا۔^(۲)

ایک اور کاتبِ صلوة کے بارے میں روایت ہے کہ جب کسی نے خواب میں اُسے دیکھا اور مغفرت کے بارے میں استفسار کیا تو اُس نے جواب دیا کہ میرے تمام گناہوں کو اُس صلوة کے برابر میزان پر رکھا گیا جو میں نے اپنی زندگی میں لکھی تھی۔ میزان کا وہ پلہ وزنی پایا گیا جس میں صلوة کو رکھا گیا تھا چنانچہ مجھے بخش دیا گیا۔^(۳)

بصرہ میں ایک آدمی حدیث پاک لکھا کرتا تھا اور قصداً حضور ﷺ کے اسم گرامی کے ساتھ درود پاک نہیں لکھتا تھا۔ اُس کے دائیں ہاتھ کو آکلہ کی بیماری لگ گئی اور آخر کار وہ اُسی کے درد سے مر گیا۔^(۴)

شرح و فضائلِ صلوة میں یہ روایت اس طرح بیان کی گئی ہے کہ بصرہ میں ایک شخص احادیث لکھا کرتا تھا لیکن جب آنحضرت ﷺ کا اسم مبارک آتا تو عمداً صلوة نہیں لکھتا تھا۔

^(۱) خواجہ عابد رضا محسنی درود و سلام کی برکتیں، ص ۲۰۶۔ سفینۃ البحار، ج ۲ ص ۵۰

^(۲) احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ق)، شرح و فضائلِ صلوة، ص ۴۲

مولانا الیاس قادری، فیضانِ سنت، باب فیضانِ درود و سلام، ص ۱۹۲ بحوالہ القول البدیع

^(۳) احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ق)، شرح و فضائلِ صلوة، ص ۴۳

^(۴) یوسف بن اسماعیل، سعادة الدارين، ص ۱۳۱

کچھ دنوں کے بعد اُس کی انگلیوں میں زخم نکل آئے اور پوری انگلیاں گل سڑ کر گر گئیں۔^①

منقول ہے کہ ایک متقی و پرہیزگار اور صوم و صلوة کا پابند شخص احادیثِ مبارکہ لکھا کرتا تھا۔ اُس کا بیان ہے کہ میں احادیث لکھتے وقت حضور ﷺ کے اسمِ گرامی کے ساتھ صلوة نہیں لکھتا تھا۔ ایک شب میں نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ تشریف فرما ہیں اور چہرہ مبارک سے غیظ و غضب عیاں ہے۔ آپ ﷺ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تم میرا نام لکھتے وقت مجھ پر صلوة کیوں نہیں لکھتے؟ میں اس خواب سے خوفزدہ ہو گیا اور فیصلہ کر لیا کہ آئندہ آنحضرت ﷺ کے اسمِ گرامی کے ساتھ صلوة لکھنے میں کوتاہی نہیں کروں گا۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے ہمیشہ آپ ﷺ کے نامِ گرامی کے آگے ”ﷺ“ لکھا۔ ایک مدت کے بعد میں نے پھر آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ آپ ﷺ نے میری طرف لطف و کرم کی نظر سے دیکھا اور فرمایا کہ مجھے جب بھی یاد کرو یا جب بھی تمہارے سامنے میرا ذکر ہو مجھ پر صلوة بھیجتے رہو اور میرا نام کہیں لکھو تو اس کے آگے لکھو ”ﷺ“۔^②

مروی ہے کہ رسالہ احادیث کی کتابت کرنے والا ایک کاتب اُس رسالے میں جہاں بھی حضور ﷺ کا نام مبارک لکھتا اُس کے آگے لکھتا ”ﷺ“ کثیراً کثیراً۔ اُس سے ”کثیراً کثیراً“ لکھنے کی وجہ پوچھی گئی تو کہا کہ میں اپنی کم سنی میں جب بھی حدیث لکھتا اور اُس میں آنحضرت ﷺ کا اسمِ مبارک آجاتا تو صلوة لکھنے اور پڑھنے میں کوتاہی کرتا۔ یہاں تک کہ ایک شب خواب میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے سلام عرض کیا لیکن آپ ﷺ نے میری طرف سے رُخِ انور پھیر لیا۔ اس طرح تین بار ہوا۔ میں نے چوتھی بار عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں غلام سے کون سی خطا سرزد ہوئی ہے جو غلام

① احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ ق)، شرح و فضائل صلوة، ص ۴۲

② ابن قیم (متوفی ۷۵۱ ق)، جلاء الافہام، ص ۲۶۶

احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ ق)، شرح و فضائل صلوة، ص ۴۲

کا سلام قبولیت کے لائق نہیں ٹھہرا اور غلامِ رُوءِ مبارک کی زیارت سے محروم ہوا؟ حضور ﷺ نے فرمایا، ”وجہ یہ ہے کہ جب تم میرا ذکر کرتے ہو تو نہ مجھ پر صلوٰۃ بھیجتے ہو نہ ہی لکھتے ہو۔“ چنانچہ اُس وقت سے میرا معمول ہے کہ جب میں احادیث لکھتا ہوں تو اسی طرح لکھتا ہوں۔^①

دُرود شریف لکھنا واجب ہے

اہل سنت کے ایک عالم دین مولانا امجد علی اعظمی اپنی کتاب بہارِ شریعت کے تیسرے حصے میں لکھتے ہیں، ”جب سرکارِ مدینہ ﷺ کا مقدس نام لکھے تو دُرود پاک ضرور لکھے کہ بعض علما کے نزدیک اس وقت دُرود لکھنا واجب ہے۔“^②

بیاضِ دُرود

کہتے ہیں لکھنوء میں ایک کاتب تھا جس نے ایک بیاض بنا رکھی تھی۔ اُس کی عادت تھی کہ ہر صبح کتابت شروع کرنے سے پہلے اُس بیاض میں دُرود پاک لکھتا تھا۔ جب اُس کا آخری وقت آیا تو اگلی زندگی کے بارے میں سوچ سوچ کر پریشان ہونے لگا۔ اتنے میں ایک مجذوب شخص اُدھر آ نکلا اور اُسے کہنے لگا کہ بابا! کیوں گھبراتے ہو؟ تمھاری وہ بیاض سرکارِ مدینہ (ﷺ) کی بارگاہ میں پیش ہے اور اس پر ”صاد“ بن رہے ہیں (دستخط ہو رہے ہیں) منظوری ہو رہی ہے۔

محالِ ذکر و صلوٰۃ

رُسلِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فرشتے سیاحت پر مامور ہیں۔ جب وہ ایسی جگہ سے گزرتے ہیں جہاں ذکر کی محفل ہو رہی ہو تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ بیٹھو! بیٹھو! اور جب ذکر کرنے والے دُعا مانگتے ہیں تو وہ فرشتے آمین کہتے ہیں اور جب

① احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ ق)، شرح فضائل صلوٰۃ، ص ۴۳

② مولانا الیاس قادری، فیضانِ سنت، باب فیضانِ دُرود و سلام، ص ۱۹۲ بحوالہ مولانا امجد علی اعظمی، بہارِ شریعت

وہ مجھ پر درود بھیجتے ہیں تو وہ فرشتے بھی ساتھ ساتھ درود بھیجتے ہیں اور جب وہ محفل سے فارغ ہوتے ہیں تو وہ فرشتے ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ ان لوگوں کے لیے خوشخبری ہے کہ یہ اپنے گھروں کو بخشنے ہوئے جا رہے ہیں۔^①

رحمتِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فرشتے مقرر ہیں جو ذکر کے حلقے تلاش کرتے رہتے ہیں، جو نبی وہ ایسے کسی حلقہ پر آتے ہیں تو اہل ذکر کو گھیر لیتے ہیں۔ پھر اپنے ایک گروہ کو قاصد بنا کر اللہ ﷻ کے دربار میں بھیجتے ہیں۔ وہ فرشتے اللہ سے عرض کرتے ہیں کہ ہم تیرے کچھ ایسے بندوں کے پاس گئے جو تیرے اکرام کی تعظیم کرتے ہیں، تیری کتاب پڑھتے ہیں، تیرے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اور تجھ سے اپنی آخرت اور دُنیا کے لیے دُعا کرتے ہیں۔ اس پر اللہ کریم فرماتا ہے کہ اُن کو میری رحمت سے ڈھانپ دو۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ پروردگار! اُن میں ایک شخص ایسا بھی ہے جو بہت گنہگار ہے، وہ کسی اور کام سے وہاں آیا تھا۔ اللہ کریم فرماتا ہے کہ اُس کو بھی میری رحمت سے ڈھانپ دو کہ یہ آپس میں مل بیٹھ کر ذکر کرنے والے ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا کوئی بھی شخص بد نصیب نہیں رہتا۔^②

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، ”اپنی مجالس و محافل کو ذکرِ صلوة سے مزین و منور کرو کیونکہ تمہارا درود پڑھنا قیامت کے دن تمہارے لیے نور ہوگا۔“^③ منقول ہے کہ جس مجلس میں سید المرسلین ﷺ پر درود پاک پڑھا جاتا ہے اُس سے ایک نہایت پاکیزہ خوشبو اُٹھتی ہے جو آسمانوں تک پہنچ جاتی ہے، فرشتے اُسے محسوس کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ زمین پر کسی مجلس میں رسولِ اکرم ﷺ پر درود پڑھا جا رہا ہے۔^④

① محمد بن عبد الرحمن سخاوی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع، ص ۱۷

② یوسف بن اسماعیل، سعادة الدارين، ص ۶۱

③ جامع صغیر، ج ۲ ص ۲۸۔ الدر المنثور

④ محمد سلیمان جزولی، دلائل الخیرات، ص ۱۳۔ یوسف بن اسماعیل، سعادة الدارين، ص ۱۳۳

ترکِ صلوٰۃ

حضور ﷺ کے نام گرامی کے ساتھ ”صلعم“ لکھنے کی وعید

حضرت رسول اللہ ﷺ کے نام گرامی کے ساتھ مکمل ”صلی اللہ علیہ وسلم“ لکھنے کی بجائے مخفف ”صلعم“ یا ”ص“ لکھنا بعض علما کے نزدیک انتہائی معیوب اور گستاخانہ عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ حرکت نہایت فتنج ہے اور عظمتِ مصطفیٰ ﷺ چُرانے کی کوشش کے زمرے میں آتی ہے اور موجب سزا ہے۔ اس کا ارتکاب کرنے والا دُنیا اور آخرت میں ذلیل و خوار ہوتا ہے۔ اس بارے میں متعدد روایات موجود ہیں جن میں سے چند ایک ذیل میں پیش کی جاتی ہیں۔^①

”صلعم“ کے موجب کا ہاتھ کٹ گیا

جلال الدین سیوطی کہتے ہیں، ”پہلا شخص جس نے دُرود شریف کا اختصار ایجاد کیا، اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ اللہ اکبر! وہ کتنا محبت بھرا دور تھا کہ ”صلی اللہ علیہ وسلم“ کا مخفف ایجاد کرنے والے کا ہاتھ ہی کاٹ دیا گیا۔ کیوں نہ ہو کہ جو صرف مال کی چوری کرتا ہے اُس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے، اُس بد نصیب نے تو مال نہیں بلکہ عظمتِ مصطفیٰ ﷺ کی چوری کی کوشش کی تھی (معروف کتاب فیضانِ سنت میں لکھا ہے کہ چوری کی تھی، مگر میرا عقیدہ ہے عظمتِ رسول ﷺ کو کوئی بھی چُر سکتا ہے نہ گھٹا سکتا ہے لہذا میں نے اس جملے کو یہاں اور اگلے بیان میں ”چوری کی کوشش“ کے الفاظ میں تبدیل کر دیا ہے۔ مؤلف) اور جس کے دل میں عظمتِ مصطفیٰ ﷺ راسخ ہے وہ بخوبی سمجھتا ہے کہ مال کی چوری سے شانِ مصطفیٰ ﷺ میں چوری کی کوشش کرنا زیادہ سنگین جرم

① مولانا الیاس قادری، فیضانِ سنت، باب فیضانِ دُرود و سلام (مکتبۃ المدینہ، کراچی)، ص ۱۹۳

طالب حسین کراپالوی، سیرت النبی ﷺ، ج ۳، ص ۱۱۔ شفاء القلوب

ہے اور مذکورہ بالا سزا پھر بھی کم ہے۔ لیکن افسوس کہ آج کل تو یہ کوشش عام ہو چکی ہے۔ ہر کتاب، ہر رسالہ، ہر اخبار ”صلعم“ اور ”ص“ سے بھرے پڑے ہیں۔ اب نوبت لکھنے ہی کی حد تک نہیں رہی بلکہ لوگوں کی زبان پر بھی ”صلی اللہ علیہ وسلم“ کی بجائے ”صلعم“ ہی سنانی دینے لگا ہے۔ یاد رکھیے! ”صلعم“ ایک مہمل کلمہ ہے اور اس کے کوئی معنی نہیں بنتے۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت رکھنے والے اسلامی بھائیو! جلد بازی سے کام نہ لیا کرو، پورا ”صلی اللہ علیہ وسلم“ لکھنے پڑھنے کی عادت ڈالو۔^(۱)

ایک اہم نکتہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام گرامی کے ساتھ محض ”صلی اللہ علیہ وسلم“ لکھنا یا پڑھنا بھی ناکافی ہے کیونکہ یہ صلوة ناقص کے زمرے میں آتا ہے اس لیے اس کی بجائے پورا ”صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ لکھنا اور پڑھنا چاہیے۔

روایت ہے کہ ایک کاتب، کتابت کرتے وقت نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ ”صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم“ کی جگہ ”صلعم“ لکھا کرتا تھا۔ مرنے سے پہلے اُس کا ہاتھ کٹ گیا۔^(۲) ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ محض ”علیہم“ لکھا کرتا تھا۔ اُس کے جسم کا ایک حصہ مفلوج ہو گیا اور وہ مر گیا۔^(۳)

ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کے ساتھ صرف ”صلعم“ لکھتا تھا۔ موت سے پہلے اُس کی زبان کاٹ دی گئی۔^(۴)

^(۱) مولانا الیاس قادری، فیضانِ سنت، باب فیضانِ درود و سلام (مکتبۃ المدینہ، کراچی)، ص ۱۹۴

^(۲) یوسف بن اسماعیل، سعادة الدارين، ص ۱۳۱ بحوالہ شفا الاسقام

^(۳) یوسف بن اسماعیل، سعادة الدارين، ص ۱۳۱

مولانا الیاس قادری، فیضانِ سنت، باب فیضانِ درود و سلام (مکتبۃ المدینہ، کراچی)، ص ۱۹۹

^(۴) یوسف بن اسماعیل، سعادة الدارين، ص ۱۳۱

مولانا الیاس قادری، فیضانِ سنت، باب فیضانِ درود و سلام (مکتبۃ المدینہ، کراچی)، ص ۱۹۹

ترکِ صلوٰۃ کی مذمت اور وعیدِ شدید

رسالت مآب ﷺ کا ارشادِ پاک ہے کہ اگر کوئی قوم ایک جگہ پر جمع ہو اور اُس مجلس میں مجھ پر صلوٰۃ بھیجے بغیر چلی جائے تو ایسے ہے جیسے کسی میت کو برہنہ چھوڑ کر چلی جائے۔^(۱)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ”اگر کوئی قوم کہیں جمع ہو اور پھر ذکرِ الہی اور مجھ پر صلوٰۃ کے بغیر اُٹھ جائے تو وہ لوگ یوں اُٹھے جیسے بدبودار مردار کھا کر اُٹھے ہوں۔“^(۲) یا بروایت یوں فرمایا کہ اُن کی جدائی ایسی بدبودار شے کے ساتھ ہوگی جیسے مُردار کی بدبو یا گندی سے گندی شے کی بدبو۔^(۳)

حضرت جابرؓ سے یہ روایت یوں بھی بیان کی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ”اگر کسی قوم کے لوگ کہیں جمع ہوں اور بغیر ذکرِ الہی اور مجھ پر صلوٰۃ بھیجے جدا ہو جائیں تو وہ ایسے ہیں کہ جیسے جمع ہی نہیں ہوئے مگر جب اُٹھے تو مُردار کی طرح تھے۔“^(۴)

”احیاء العلوم“ میں محمد بن محمد الغزالی بھی کہتے ہیں کہ فرمانِ محبوبِ خدا ﷺ ہے کہ مسلمانوں کی وہ محفل جس میں ذکرِ خدا اور محبوبِ خدا (ﷺ) پر صلوٰۃ نہ ہو، بروزِ قیامت اُس محفل والوں کے لیے بڑی حسرت و محرومی کا باعث بنے گی۔^(۵)

^(۱) خواجہ عابد رضا محسنی، دُرود و سلام کی برکتیں ص ۱۸۳ بحوالہ: الحدیث السادس والعشرون، امالی

الطوسی، البحار، سنن ترمذی، محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینی رازی رحمہ اللہ (متوفی ۳۲۸ ق)، الکافی

^(۲) محمد بن عبدالرحمن سخاوی، (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع ص ۱۵۰

^(۳) ابن قیم (متوفی ۷۵۱ ق)، جلاء الافہام ص ۶۶ رقم ۶۸

احمد بن محمد الحسینی، شرح وفضائل صلوٰۃ ص ۸۴ بحوالہ: ازہار الاحادیث

^(۴) خواجہ عابد رضا محسنی، دُرود و سلام کی برکتیں، ص ۱۸۳ بحوالہ: البیہقی فی شعب الایمان

^(۵) محمد بن محمد الغزالی، احیاء علوم الدین

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے روایت ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”کوئی بھی قوم کسی جگہ پر جمع ہو جائے اور ذکر خداوند متعال نہ کرے اور اپنے نبی گرامی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر صلوٰۃ نہ بھیجے تو اُن کا جمع ہونا اُن کے لیے حسرت و یاس اور مصیبت و افسردگی کا سبب ہوگا۔“^(۱)

رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اُس میں مجھ پر درود پاک نہیں پڑھتے تو وہ اگر جنت میں داخل ہو بھی گئے تو (درود کی) جزا کو دیکھ کر اُن پر حسرت طاری ہو جائے گی۔^(۲)

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی قوم کہیں جمع ہو اور اپنی مجلس میں اللہ کا ذکر نہ کرے اور اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر صلوٰۃ نہ بھیجے تو خداوند متعال اُن پر یہ حق رکھتا ہے کہ اُنھیں عذاب دے یا جش دے کیونکہ اُنھوں نے باطل کا راستہ اختیار کیا۔^(۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور مجھ پر صلوٰۃ بھیجا کرو، جس وقت اور جس حالت میں بھی تم مجھ پر صلوٰۃ بھیجتے ہو وہ مجھ تک پہنچ جاتی ہے۔^(۴)

نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جبرائیل (علیہ السلام) نے مجھے خبر دی ہے کہ جس کے سامنے میرا نام آیا اور اُس نے بغیر کسی عذر و مجبوری کے مجھ پر درود نہیں پڑھا تو سمجھ لو کہ وہ جہنم میں

^(۱) عدۃ الداعی (مترجم، مشہد) ص ۲۵۹ حدیث ۱، باب ۵۔ مکارم الخلاق (مطبوعہ بیروت ۱۳۹۲ق) ص ۲۷۵

باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت ۵۔ خواجہ عابد رضا محسنی، درود و سلام کی برکتیں، ص ۱۸۳،

محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینی رازی (متوفی ۲۸۱ق)، الکافی

^(۲) محمد بن عبد الرحمن سخاوی (متوفی ۹۰۲ق)، القول البدیع، ص ۱۵۰

احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ق)، شرح فضائل الصلوٰۃ، ص ۳

مولانا الیاس قادری، فیضانِ سنت، باب فیضانِ درود و سلام (مکتبۃ المدینہ، کراچی)، ص ۲۱۸

^(۳) خواجہ عابد رضا محسنی، درود و سلام کی برکتیں، ص ۱۸۴ بحوالہ: علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحار الانوار،

ج ۹ ص ۶۹ ح ۶۹- سنن ترمذی، ۱/۳۰۲

^(۴) علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحار الانوار، ج ۹ ص ۶۹ ح ۶۹- سنن ترمذی، ۱/۳۰۲

داخل ہوگا۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرا نام سن کر جس نے درود نہیں بھیجا وہ مجھ سے ہے نہ میں اُس سے ہوں، یعنی میرے اور اُس کے مابین کوئی تعلق نہیں۔ نہ تو میں اُس کا رسول ہوں اور نہ ہی وہ میری اُمت میں داخل ہے۔^(۱)

روایت ہے کہ نبی گرامی ﷺ نے فرمایا کہ جس کے سامنے میرا نام آیا اور وہ درود پڑھنا بھول گیا تو (گویا کہ) وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔^(۲)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا اُس کا کوئی دین و مذہب نہیں ہے۔^(۳)
بروایتے، آنحضرت ﷺ نے ایک جگہ یہ بھی فرمایا کہ جس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا اُس کا وضو ہی نہیں ہے۔^(۴)

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ میں قیامت کے دن اُس شخص کی شفاعت کروں گا جو مجھ پر صلوٰۃ بھیجے گا اور مجھ پر صلوٰۃ نہیں بھیجے گا میرا اُس سے کوئی تعلق نہیں۔^(۵)
آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ مجھ پر ظلم و جفا ہے کہ میرا نام کسی شخص کے کان میں آئے اور وہ درود نہ پڑھے۔^(۶)

^(۱) علامہ حبیب البشر خیری، کتاب: اللہ صل علی محمد علی آلہ وصحبہ وبارک وسلم، ص ۹۱

^(۲) محمد بن عبد الرحمن سخاوی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع، ص ۲۷۸۔ برقی، محاسن، ج ۱ ص ۹۵ روایت ۵۳

علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحار الانوار، ج ۹۳ ص ۵۳ روایت ۲۰۔ امالی شیخ طوسی، ج ۱ ص ۱۴۴

مولانا الیاس قادری، فیضانِ سنت، باب فیضانِ درود و سلام، ص ۲۱ بحوالہ القول البدیع

^(۳) ابن قیم (متوفی ۷۵۱ ق)، جلاء الافہام، (مطوعہ بیروت ۱۳۹۲ ق)، ص ۲۲

^(۴) ابن قیم (متوفی ۷۵۱ ق)، جلاء الافہام، (مطوعہ بیروت ۱۳۹۲ ق)، ص ۲۲

^(۵) درود و سلام کی برکتیں، ص ۲۰۳ بحوالہ: اربعین مخطوط

^(۶) محمد بن عبد الرحمن سخاوی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع، ص ۱۳۷

احادیث مبارکہ میں یوں بھی آیا ہے کہ درود کو ترک کرنے والا رسول کریم ﷺ پر ظلم کرنے والا ہے۔^(۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ”شقی ترین (ظالم ترین) شخص وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر صلوٰۃ نہ بھیجے۔“^(۲)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ رسالت مآب ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی نے میرا نام لیا اور مجھ پر صلوٰۃ نہیں بھیجی تو بیشک وہ بد بخت ہے۔^(۳)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اُس نے مجھ پر صلوٰۃ نہیں بھیجی تو بیشک وہ بد بخت ہے۔^(۴)

امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ”کسی قوم (کی بد بختی) کے لیے یہ بخل کافی ہے کہ اُن کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر صلوٰۃ نہ بھیجیں۔“^(۵)

امام زین العابدین علیہ السلام سے نقل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ”جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر صلوٰۃ نہ بھیجے تو وہ بخیل ہے۔“^(۶)

اس روایت کو امام حسین علیہ السلام، امیر المومنین جناب علی ابن طالب علیہ السلام اور

^(۱) جامع الاخبار (۳۶۵ اق)، فصل ۲۸ ص ۶۸۔ ثواب الاعمال، ص ۲۴۶۔ اصول کافی مترجم،

ج ۴ ص ۲۵۳ روایت ۱۹، ۲۰۔ سنن ابن ماجہ (مطبوعہ بیروت)، ج ۱ ص ۲۹۴ حدیث ۹۰۸

^(۲) احمد بن محمد الحسینی اردکانی، شرح و فضائل صلوٰۃ، ص ۳۵ بحوالہ: شیخ احمد بن فہد، عدۃ الداعی

جامع الاخبار، فصل ۲ ص ۶۸۔ بحار الانوار، ج ۹۴ ص ۷۱ روایت ۶۴ بحوالہ عدۃ الداعی

^(۳) جامع الاخبار، ص ۶۹

^(۴) جامع الاخبار، ص ۶۹

^(۵) خواجہ عابد رضا محسنی، درود و سلام کی برکتیں، ص ۱۶۶ بحوالہ الدر المنثور للقاظمی اسماعیل

^(۶) علامہ باقر مجلسی، بحار الانوار، ج ۹۴ ص ۵۴ روایت ۲۶ بحوالہ معانی الاخبار، ابن بابویہ

علامہ باقر مجلسی، بحار الانوار، ج ۹۴ ص ۶۸ روایت ۴۷ بحوالہ ارشاد، شیخ مفید

حضرت ابوذر غفاریؓ سے بھی روایت کیا گیا ہے۔^(۱)

حضرت ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے کہ رسول معظم ﷺ نے فرمایا، ”اے ابوذر! کیا میں تم لوگوں کو بتاؤں کہ انسانوں میں سب سے زیادہ بخیل شخص کون ہے؟“ مجلس میں موجود صحابہ کرامؓ بیک آواز پکار اٹھے، ”یا رسول اللہ ﷺ! ضرور بتائیں۔“ مقصود کائنات ﷺ نے فرمایا، ”دنیا میں سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو میرا نام آنے پر اپنی زبان پر درود نہیں لاتا۔“^(۲)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ”میں تمہیں بتاؤں کہ بخیلوں میں سب سے بڑا بخیل اور لوگوں میں عاجز ترین شخص کون ہے؟“ پھر فرمایا، ”ایسا شخص جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔“^(۳)

امام باقر علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ صلوٰۃ نہ پڑھے تو خداوند تعالیٰ اُس کو نہیں بخشے گا اور وہ رحمت الہی سے دُور ہو جائے گا۔^(۴)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسالت مآب ﷺ پر بہت زیادہ صلوٰۃ بھیجا کرو کیونکہ جو شخص آنحضرت ﷺ پر ایک مرتبہ صلوٰۃ بھیجتا ہے تو خداوند متعال اُس پر ایک ہزار بار صلوٰۃ بھیجتا ہے۔ صف بستہ فرشتے اور خداوند تعالیٰ کی تمام مخلوق، جس میں کوئی شے باقی نہیں رہ جاتی، اُس پر صلوٰۃ بھیجتی ہے۔ اتنے اجر و ثواب کے باوجود اگر کوئی صلوٰۃ کو ترک

^(۱) ابن قیم (متوفی ۷۵۱ ق)، جلاء الافہام، ص ۴۳، ۵۹

سنن ترمذی (مطبوعہ بیروت)، ج ۵ ص ۲۱۱ حدیث ۳۶۱۴

^(۲) علامہ حبیب البشر خیری، کتاب: اللہم صل علی محمد علی آلہ وصحبہ وبارک وسلم

^(۳) محمد بن عبد الرحمن سخاوی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع، ص ۱۷

^(۴) امالی الصدوق، ص ۳۶

کرے تو درحقیقت اُس جیسا نادان اور متکبر شخص کوئی اور نہ ہوگا اور ایسے شخص سے خدا تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ اور اُن کی اہل بیت علیہم السلام بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔^(۱)

نبی گرامی ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن اگر کسی شخص کے پاس دُنیا کی تمام نیکیاں ہوں مگر اُن میں میرے اوپر صلوٰۃ شامل نہ ہوگی تو اُس کی تمام نیکیوں کو اُس کے مُنہ پر مار دیا جائے گا یعنی اُس کی کوئی نیکی قبول نہیں کی جائے گی۔“^(۲)

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے کہ اللہ جلّ جلالہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ بنی اسرائیل میری عبادت چھوڑنے کی وجہ سے ذلیل و خوار نہیں ہوئے بلکہ اُس کی وجہ یہ ہے کہ اُنھوں نے محمد و آل محمد (ﷺ) پر صلوٰۃ بھیجنا چھوڑ دیا تھا۔^(۳)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہر با مقصد کام جو بغیر ذکر الہی اور دُرود کے شروع کیا جائے بے برکت اور خیر سے کٹا ہوا ہے۔^(۴)

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”جس بستی والے روزانہ مجھ پر سو بار بھی دُرود پاک نہ پڑھیں اُس بستی سے بھاگ جاؤ کیونکہ اُس پر عذاب آنے والا ہے۔“^(۵)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ماہ مبارک یعنی رمضان کی برکتوں سے مستفید ہوتے ہوئے اپنے گناہوں کو نہ بخشوا سکے، اُسے قرب خداوندی حاصل نہیں ہو سکتا، جو شخص والدین جیسی نعمت پاتے ہوئے بھی اُن کا شکر ادا نہ

(۱) اصول کافی، حدیث ۳۱۵۶، باب: الصلوٰۃ علی نبی محمد و اہل بیۃ، ج ۴ ص ۲۴۹

شرح و فضائل الصلوٰۃ، ص ۶۰۔ حدیث ثواب الاعمال، ص ۱۸۵۔ مکارم الاخلاق، ص ۳۱۲ باب ۱۰ فصل ۴

علی ابن طاووس (متوفی ۶۶۴ ق)، جمال الاسبوع، ص ۲۳۶ فصل ۲۶ روایت ۴

(۲) درۃ الناصحین، ص ۱۷

(۳) تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام، چاپ قدیم، ص ۹۹، چاپ جدید، ص ۲۴۸

(۴) مولانا الیاس قادری، فیضانِ سنت، باب فیضانِ دُرود و سلام، ص ۲۱۸ بحوالہ المطالع المسرات، ص ۶

(۵) مفتی محمد امین، آب کوثر، ص ۱۰۰ بحوالہ تذکرۃ الواعظین

کرے وہ بارگاہِ خداوندی کی قربت کا حامل نہیں ہو سکتا، اسی طرح جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے تو وہ بخشانہ جائے گا اور قربِ خداوندی سے دُور رہے گا۔^(۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلو افروز ہو رہے تھے۔ پہلی سیڑھی پر قدم رنجہ فرمایا تو کہا، ”آمین“، دوسری سیڑھی پر پاؤں مبارک رکھا تو دوبارہ فرمایا، ”آمین“۔ تیسری سیڑھی پر پہنچے تو پھر فرمایا، ”آمین“۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تین بار ”آمین“ کہنے کا سبب دریافت کیا تو فرمایا، ”جب میں نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کہ بد بخت ہے وہ شخص جس نے ماہِ رمضان پایا پھر یہ مہینہ نکل گیا اور وہ بخشانہ گیا۔ میں نے کہا، ”آمین“۔ دوسری سیڑھی پر پہنچا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ بد بخت ہے وہ شخص جس نے اپنی زندگی میں والدین کو یا دونوں میں سے کسی ایک کو پایا اور (اُن کی نافرمانی کے باعث یا خدمت نہ کرنے کی وجہ سے) جنت میں نہ پہنچا۔ میں نے کہا، ”آمین“۔ تیسری سیڑھی پر اُس نے کہا کہ بد بخت ہے وہ جس کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر ہوا اور اُس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھا، تو میں نے کہا، ”آمین“۔^(۲)

حضرت عبداللہ بن جراد سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درود نہ پڑھا تو وہ دوزخی ہے۔“^(۳)

ابن حجر ”الزوائد عن اقراف الکبائر“ میں لکھتے ہیں کہ کبیرہ گناہوں کی تعداد ساٹھ ہے اور ان تمام کبائر کے درمیان اشد ترین کبیرہ گناہ، باعثِ کائنات حضرت مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وسلم النبی

^(۱) احمد بن محمد الحسینی اردکانی (متوفی ۱۲۳۸ ق)، شرح فضائل صلوٰۃ ص ۳۸

اصول کافی (مترجم) ج ۴ ص ۲۵۳۔ ثواب الاعمال ص ۴۶۶۔ عوالی اللئالی، ج ۲ ص ۳۸

^(۲) محمد بن عبد الرحمن سخاوی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع ص ۱۴۲۔ رواہ بخاری

ابن قیم (متوفی ۷۵۱ ق)، جلاء الافہام ص ۲۶، ۵۷، ۵۷

علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ ع)، بحار الانوار، ج ۹۳ ص ۸۷ بحوالہ الدر المنثور، ج ۵ ص ۲۱۷

^(۳) محمد بن عبد الرحمن سخاوی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع ص ۱۴۶

الَاٰحِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام گرامی سُن کر دُرود شریف نہ پڑھنا ہے۔^①
 روایت ہے کہ ایک شخص جب کبھی نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر پاک سنتا تو دُرود شریف
 پڑھنے میں بخل کرتا۔ اُس کی زبان لگتی ہو گئی اور آنکھوں کی بینائی بھی جاتی رہی۔ آخر کار حمام
 کی نالی میں گر کر پیسا سا مر گیا۔^②

محروم دیدارِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ایک شب مسجد نبوی میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نمازِ شب ادا کر رہے تھے اور حضرت عائشہؓ
 اپنے حجرے میں سلطانِ کونین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پھٹے ہوئے کرتے کی سلائی کر رہی تھیں۔ اچانک ہوا
 کا جھونکا نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کرتہ مبارک پر تصدق ہونے چلا آیا اور حجرے میں جلتا ہوا چراغ بجھ گیا۔
 ساتھ ہی حضرت عائشہؓ کے ہاتھ سے سوئی گر گئی۔ بہت تلاش کیا مگر سوئی نہ ملی۔ اتنے میں نورِ
 مجسم شفیع معظم رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نمازِ شب سے فارغ ہو کر اُن کے حجرے کی طرف تشریف
 لائے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جیسے ہی اندر داخل ہوئے چہرہ مبارک کے نور سے حجرہ اس قدر روشن ہو گیا
 کہ حضرت عائشہؓ نے زمین پر گری ہوئی سوئی دیکھ لی اور حیرت و مسرت سے بولیں، ”مرحبا صد
 مرحبا! آپ (صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا چہرہ کیسا منور ہے کہ جس کے نور سے اندھیرے میں گری ہوئی سوئی بھی
 نظر آ گئی۔“ یہ سُن کر سید الانبیاء صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آبدیدہ ہو گئے اور فرمانے لگے، ”اے عائشہ! بہت
 حسرت اور افسوس ہے اُس پر جو اس چہرہ منور کو بروزِ محشر نہ دیکھ پائے۔“ حضرت عائشہؓ نے
 دریافت کیا، ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اُس دن کون (بد بخت) آپ (صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی زیارت سے محروم
 رہے گا؟“ ارشاد ہوا، ”جو بخیل ہو گا۔“ عرض کیا، ”بخیل کون ہے؟“ فرمایا، ”بخیل وہ ہے جو

① علامہ حبیب البشر خیری، کتاب: اللھم صل علی محمد وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم،

(ناشر: سیرت فاؤنڈیشن، لاہور)، ص ۴۹ بحوالہ: علامہ ابن حجر، کتاب الزواجر عن اقتراف الکبائر)

② یوسف بن اسماعیل، سعادة الدارين، ص ۱۴۴

میرا نام نہ کر مجھ پر دُرود نہیں بھیجتا۔“^(۱)

حضرت عائشہؓ سے ہی روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تین اشخاص میری زیارت سے محروم رہیں گے۔ ایک وہ جو والدین کا نافرمان ہو، دوسرا وہ جو میری سنت کا تارک ہو اور تیسرا وہ جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور اُس نے مجھ پر دُرود نہ بھیجا۔^(۲)

دُرود سے غافل شخص کا انجام

روایت ہے کہ ایک خدا رسیدہ بزرگ نے ایک ایسے شخص کو یمن میں دیکھا جو اندھا، گونگا، اپاہج اور کوڑھی تھا۔ اُس سے متعلق لوگوں نے بتایا کہ یہ شخص پیدائشی ایسا نہیں تھا بلکہ یہ تو بڑی سُریلی اور ہوش رُبا آواز کا مالک تھا۔ جب یہ کلامِ پاک کی تلاوت کرتا تو سُننے والے جھوم اُٹھتے تھے۔ ایک دن اس نے آیت مبارکہ:^(۳)

”إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا“^(۴)

کی تلاوت کی لیکن دُرود شریف پڑھنے سے لاپرواہی اور غفلت برقی، بس اُس دن کے بعد وہ ان تمام مصیبتوں میں مبتلا ہو گیا۔^(۵)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ



^(۱) محمد بن عبد الرحمن سخاوی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع، ص ۱۳۔ نزہۃ الناظرین، ص ۳۱

^(۲) محمد بن عبد الرحمن سخاوی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع، ص ۱۵۱

^(۳) سورۃ الاحزاب، آیت ۵۶

^(۴) نزہۃ المجالس، ج ۲، ص ۱۰۳

بغیر دُرود کے نماز باطل ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو نماز پڑھے اور جان بوجھ کر محمد و آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر دُرود نہ بھیجے تو اُس کی نماز، نماز نہیں رہتی۔^(۱)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی نماز میں میرے اور میری آل (علیہ السلام) پر صلوٰۃ نہیں بھیجے گا اُس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔^(۲)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز میں رسول گرامی صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی آل پاک علیہم السلام پر صلوٰۃ نہیں بھیجتا وہ جان لے کہ اُس کی نماز کامل نہیں۔^(۳)

حضرت امام شافعی کہتے ہیں، ”اے اہل بیت رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہاری محبت خداوند متعال کی طرف سے قرآن مجید میں واجب قرار دی گئی ہے اور تمہاری عظمت و بزرگی کے لیے بس یہی کافی ہے کہ جو کوئی آپ (علیہ السلام) پر دُرود نہ بھیجے اُس کی نماز باطل ہے۔“^(۴)

سید ابوالاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں کہ امام شافعی اس بات کے قائل ہیں کہ نماز میں آخری مرتبہ جب آدمی تشہد پڑھتا ہے اُس میں صلوٰۃ علی نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پڑھنا فرض ہے، اگر کوئی شخص نہ پڑھے تو نماز نہ ہوگی۔ امام محمد باقر (علیہ السلام) اور صحابہؓ میں سے ابن مسعودؓ انصاری، ابن عمرؓ اور جابر ابن عبد اللہؓ، تابعین میں سے شعبی، محمد بن کعب، قرظی اور مقاتل بن حیان اور فقہاء میں سے اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی مسلک تھا اور آخر میں امام احمد بن حنبل نے بھی اسی کو اختیار کر لیا تھا۔ ایک گروہ نماز میں اس کا پڑھنا مطلقاً واجب قرار دیتا ہے مگر تشہد کے ساتھ اس کو مقتید نہیں کرتا، ایک دوسرے گروہ کے نزدیک ہر دُعائیں اس کا پڑھنا واجب ہے اور کچھ لوگ اس

^(۱) خواجہ عابد رضا محسنی، دُرود و سلام کی برکتیں

^(۲) خواجہ عابد رضا محسنی، دُرود و سلام کی برکتیں، ص ۲۱۶۔ الصواعق المحرقة

^(۳) خواجہ عابد رضا محسنی، دُرود و سلام کی برکتیں، ص ۲۱۶۔ رشفۃ الصادی

^(۴) مستند شافعی، جلد ۲ ص ۹۷۔ محمد بن عبد الرحمن سخاوی (متوفی ۹۰۲ ق)، القول البدیع، ص ۸۴

کے قائل ہیں کہ جب بھی حضور ﷺ کا نام آئے درود پڑھنا واجب ہے جبکہ ایک گروہ کے نزدیک ایک مجلس میں حضور ﷺ کا ذکر خواہ کتنی مرتبہ آئے درود پڑھنا بس ایک دفعہ واجب ہے۔^(۱) (نوٹ: اس آخری خیال سے ہم متفق نہیں ہیں کیونکہ متعدد احادیث مبارکہ جن کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے، اس خیال کو رد کرتی ہیں۔ مؤلف)

سعد ساعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی نماز میں درود نہ پڑھے اُس کی نماز ہی نہیں ہے۔^(۲)

بغیر درود کے دُعا موقوف ہے

سرورِ کونین ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا تمہاری دُعاؤں کا محافظ ہے اور تمہارے لیے رب تعالیٰ کی رضا اور تمہارے اعمال کی طہارت ہے۔^(۳) بقولے، فرمایا کہ صلوٰۃ کے بغیر دُعا رد ہو جاتی ہے۔^(۴)

حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی دُعا ایسی نہیں ہے کہ اُس کے اور آسمان کے درمیان پردہ حائل نہ ہو جب تک کہ مجھ پر اور میری آل (ﷺ) پر درود نہ بھیجا جائے۔ درود پڑھنے سے وہ پردہ ہٹ جاتا ہے اور دُعا عرش کی طرف چلی جاتی ہے، درود نہ پڑھنے سے دُعا واپس لوٹ جاتی ہے۔^(۵)

امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ”دُعا خداوند تعالیٰ سے اُس وقت تک پردے میں رہتی ہے جب تک محمد و آل محمد (ﷺ)“

^(۱) سید ابوالاعلیٰ مودودی (متوفی ۱۹۷۹ء)، درود اُن ﷺ پر سلام اُن ﷺ پر، ص ۱۱

^(۲) درود و سلام کی برکتیں، المستدرک، علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحار الانوار

^(۳) یوسف بن اسماعیل، سعادة الدارين، ص ۶۸

^(۴) احمد بن محمد الحسینی، شرح فضائل صلوٰۃ، ص ۷۹

^(۵) علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحار الانوار، کتاب الفردوس

جامع الاخبار، روایت ۲۶ فصل ۲۸ ص ۲۸

پردرد نہ بھیجا جائے۔“ ^(۱) ایسی ہی روایت اصول کافی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی منقول ہے۔ ^(۲) اور کتاب کفایۃ الاثر میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی گئی ہے۔ ^(۳)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ خود اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة بھیجی اور تمام مخلوق و ملائکہ کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم دیا، پس جو شخص بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے ہر درود کے بدلے دس نیکیاں اور دس گنا اجر عطا فرماتا ہے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس درود کو سماعت فرماتے ہیں اور اُس کا جواب عطا کرتے ہیں کیونکہ خدا نے ہر حاجت مند کی دُعا کی قبولیت کو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے پر موقوف کیا ہے۔ ^(۴)

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں جلوہ افروز تھے کہ ایک نمازی نے نماز سے فارغ ہو کر دُعا مانگی، ”یا اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔“ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”اے نمازی! تُو نے جلد بازی سے کام لیا، سن! جب تُو نماز پڑھ لے تو بیٹھ کر پہلے اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان اُس کی حمد و ثنا بیان کیا کر پھر مجھ پر درود پاک پڑھ کر دُعا مانگا کر۔“ پھر ایک اور نمازی آیا۔ اُس نے نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی، پھر درود پاک پڑھا تو سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”اے نمازی! تُو دُعا مانگ، تیری دُعا قبول ہوگی۔“ ^(۵)

دوسرے نمازی غالباً حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے کیونکہ ترمذی اور مشکوٰۃ میں ایسی ایک حدیث اُن سے مروی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے

^(۱) ثواب الاعمال (مطبوعہ تہران ۱۳۹۱ ق)، ص ۱۸۶

^(۲) اصول کافی، ج ۴ ص ۲۴۷

^(۳) کفایۃ الاثر (مطبوعہ قم ۱۴۰۱ ق)

^(۴) لمعات الانوار، ص ۳۳

علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۶۹۸ء)، بحار الانوار۔ حیات القلوب، ج ۲ باب ۹ ص ۱۹۳

^(۵) رواہ الترمذی والبوداؤد و نسائی و مشکوٰۃ، ص ۸۴۔ مرقاۃ، ج ۱ ص ۳۴۴

نماز پڑھی، جب میں نماز پڑھ کر بیٹھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر نبی اکرم ﷺ پر دُرود پڑھ کر دُعا کی تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تُو مانگ تجھے عطا کیا جائے، تُو مانگ تجھے عطا کیا جائے۔^(۱)

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ”جب بھی خدا سے اپنی حاجات طلب کرنا چاہو تو پہلے اللہ ﷻ کی حمد و ثنا کرو پھر محمد و آل محمد ﷺ پر دُرود بھیجو پھر اپنی حاجات طلب کرو۔“^(۲)

حضرت سرور کونین ﷺ کا اشاد گرامی ہے، ”ہر دُعا روک لی جاتی ہے تا وقتیکہ مجھ پر دُرود نہ پڑھا جائے۔“^(۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص دُعا کرتا ہے لیکن جناب رسالت مآب ﷺ پر صلوٰۃ نہیں بھیجتا تو اُس کی دُعا اُس کے سر پر چکر لگاتی رہتی ہے جب تک کہ وہ صلوٰۃ نہیں بھیجتا۔^(۴)

رُسل اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگو تو پہلے دُرود پڑھو کیونکہ اُس کے کرم سے یہ بات بعید ہے کہ اُس سے دو دُعائیں مانگی جائیں تو وہ ایک کو (یعنی دُرود کو) قبول کر لے اور دُوسری کو (یعنی تمھاری حاجت کو) رد کر دے۔^(۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بھی فرمایا کہ جس کو خداوند متعال سے کوئی حاجت طلب کرنی ہو اُسے چاہیے کہ وہ اپنی دُعا کو صلوٰۃ محمد و آل محمد (ﷺ) سے شروع کرے پھر اپنی حاجت طلب کرے اور صلوٰۃ محمد و آل محمد (ﷺ) پر دُعا کو ختم کرے۔ جس دُعا کے اوّل اور

^(۱) رواہ الترمذی و مشکوٰۃ، ص ۸۷

^(۲) ابوالعباس جمال ابن احمد بن محمد بن عبد الحل (متوفی ۸۲۱ ق)، عدۃ الداعی، ص ۱۲۰۔ مرقاة ص ۳۴۴

^(۳) یوسف بن اسماعیل، سعادة الدارين، ص ۷۳

^(۴) محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینی رازی (متوفی ۳۲۸ ق)، اصول کافی

^(۵) نزہۃ المجالس، ج ۱ ص ۱۰۸